بدھ 08 دسمبر 2021ء | 03 جمادی الاول 1443 ہجری قمری | 08 فتح 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:291

ارشاد باری تعالیٰ

وَ قَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ اِنَّ اٰیَۃَ مُلْکِہٖۤ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ بَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوْسٰی وَ اٰلُ ھٰرُوْنَ تَحْمِلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

(البقرہ: 249)

ترجمہ: اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ یقیناً اس کی بادشاہت کی نشانی یہ ہے کہ وہ صندوق تمہارے پاس آئے گا جس میں تمہارے ربّ کی طرف سے سکینت ہوگی، اور (اس چیز کا) بقیہ ہوگا جو موسیٰ کی آل اور ہارون کی آل نے (اپنے پیچھے) چھوڑا۔ اسے فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ یقیناً اس میں تمہارے لئے (ایک بڑا) نشان ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ ’بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘ اس کی ایک بڑی خوبصورت تشریح حضرت مصلح موعودؓ نے فرمائی ہے جو مَیں بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس نے خود (یعنی اللہ تعالیٰ نے خود) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام فرمایا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور جب وہ وقت آئے گا کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تو وہ کونسے احمق ہوں گے (آپ اپنے سامنے بیٹھے ہوؤں کو مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں) جو تم سے برکت حاصل نہیں کریں گے۔ کپڑے تو بے جان چیز ہیں اور تم جاندار ہو۔ (اس وقت سامنے آپ کے بعض صحابہ بھی ہوں گے۔ بعض تابعی بھی ہوں گے۔ تبع تابعین بھی ہوں گے) فرمایا کون سے احمق ہوں گے جو تم سے برکت حاصل نہیں کریں گے۔ کپڑے تو بے جان چیز ہیں اور تم جاندار ہو۔ جب وہ وقت آئے گا کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تو آپ کے صحابہ اور تابعین اور پھر تبع تابعین سے بھی ان کے درجات کے مطابق برکت حاصل کی جائے گی۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے فاصلے پر تھے۔ (یعنی کتنی دیر بعد پیدا ہوئے) لیکن بغداد کے بادشاہ ان سے برکت ڈھونڈتے تھے بلکہ صرف انہی سے برکت نہیں ڈھونڈتے تھے بلکہ ان کے شاگردوں سے بھی برکت ڈھونڈتے تھے۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ طاقت مل جانے کے بعد تم کہیں ظلم نہ کرنے لگ جاؤ اور تمہاری امن پسندی (محاورہ ہے کہ) ’عصمت بی بی از بے چادری‘ والی نہ ہو۔ یعنی مجبوری کی نیکی نہ ہو۔ وہ ایسی نیکی نہ ہو کہ جس کے کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے بلکہ حقیقت میں تمہاری نیکیاں ہو رہی ہوں۔ فرمایا کہ اگر تم طاقت ملنے پر ظالم بن جاؤ گے تو تمہاری آج کی نرمی بھی ضائع ہو جائے گی اور خدا تعالیٰ کہے گا کہ پہلے تو تمہارے ناخن ہی نہیں تھے اس لئے تم نے سر کھجلانا کیسے تھا۔ اب میں نے تمہیں ناخن دیئے ہیں تو تم نے

بقیہ صفحہ 3 پر

اس شمارہ میں

- اس کے سب ہم خیال ہو جائیں (منظوم)
- احکام خداوندی
- ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک وشہور
- ارشادِ نور

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہؐ کا تبرک

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیمؓ کے گھر تشریف لائے۔ گرمیوں کے دن تھے آپ دوپہر کو آرام کے لیے لیٹ گئے۔ حضرت ام سلیمؓ نے آپ کا پسینہ مبارک ایک شیشی میں محفوظ کرلیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر کہ اے ام سلیم! اس کا کیا کرو گی؟ حضرت ام سلیمؓ نے جواب دیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم اس پسینہ کو بچوں کے لیے برکت کا ذریعہ تصور کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔

(مسلم، کتاب الفضائل باب طیب عرق النبی والتبرک بہ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

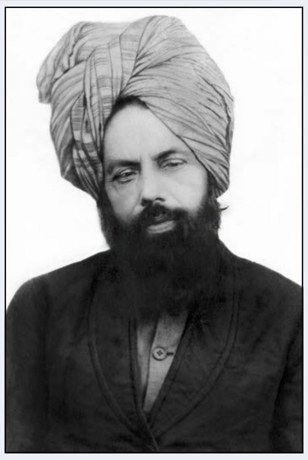

ایک شخص نے مسئلہ استفسار کیا کہ تعویذ کا بازو وغیرہ مقامات پر باندھنا اور دم وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ جناب مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ:

’’احادیث میں کہیں اس کا ثبوت ملتا ہے کہ نہیں؟‘‘

حکیم صاحب نے عرض کی کہ:

لکھا ہے کہ خالد بن ولیدؓ جب جنگوں میں جاتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک جو کہ آپ کی پگڑی میں بندھے ہوتے آگے کی طرف لٹکا لیتے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک دفعہ صبح کے وقت سارا سر منڈوایا تھا تو آپ نے نصف سر کے بال ایک خاص شخص کو دے دیئے اور نصف سر کے بال باقی اصحاب میں بانٹ دیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جُبہ مبارک کو دھو دھو کر مریضوں کو بھی پلاتے تھے اور مریض اس سے شفایاب ہوتے تھے۔ ایک عورت نے ایک دفعہ آپ کا پسینہ بھی جمع کیا۔

یہ تمام اذکار سن کر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ:

’’پھر اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ بہر حال اس میں کچھ بات ضرور ہے جو خالی از فائدہ نہیں ہے اور تعویذ وغیرہ کی اصل بھی اس سے نکلتی ہے بال لٹکائے تو کیا اور تعویذ باندھا تو کیا۔ میرے الہام میں جو ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ آخر کچھ تو ہے تبھی وہ برکت ڈھونڈیں گے مگر ان تمام باتوں میں تقاضائے محبت کا بھی دخل ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 357۔358 ایڈیشن 1988ء)

حضرت منشی عبداللہ سنوریؓ صاحب سرخی کے چھینٹوں والے کرتہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

’’میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ یہ کُرتہ بڑا مبارک ہے اس کو تبرکاً لے لینا چاہیے۔ پہلے میں نے اس خیال سے کہ کہیں حضور جلدی انکار نہ کر دیں حضور سے مسئلہ پوچھا کہ حضور کسی بزرگ کا کوئی تبرک کپڑے وغیرہ کا لیکر رکھنا جائز ہے؟ فرمایا: ہاں جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات صحابہ نے رکھے تھے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ حضور خدا کے واسطے میرا ایک سوال ہے۔ فرمایا کہو کیا ہے؟ عرض کیا کہ حضور یہ کُرتہ تبرکاً مجھے دیدیں۔ فرمایا نہیں یہ تو ہم نہیں دیتے۔ میں نے عرض کیا حضور نے ابھی تو فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات صحابہ نے رکھے۔ اس پر فرمایا: کہ یہ کُرتہ میں اس واسطے نہیں دیتا کہ میرے اور تیرے مرنے کے بعد اس سے شرک پھیلے گا اس کی لوگ پوجا کریں گے۔ اس کو لوگ زیارت بنالیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات سے شرک نہ پھیلا۔ فرمایا: میاں عبداللہ دراصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات جن صحابہ کے پاس تھے وہ مرتے ہوئے وصیتیں کر گئے کہ ان تبرکات کو ہمارے کفن کے ساتھ دفن کر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جو تبرک جس صحابہ کے پاس تھا وہ ان کے کفن کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں بھی مرتا ہوا وصیت کر جاؤں گا کہ یہ کُرتہ میرے کفن کے ساتھ دفن کر دیا جاوے۔ فرمایا ہاں اگر یہ عہد کرتے ہو تو لے لو۔‘‘

(سیرۃ المہدی روایت نمبر 98 صفحہ:68۔69)

دربارِ خلافت

اس میں کیا شک ہے کہ حضورؑ کا نام دَافِعُ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت رحمت اللہ صاحبؓ احمدی پنشنر بیان کرتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چند ماہ لدھیانہ میں قیام فرمایا۔ میری عمر اُس وقت قریباً سترہ اٹھارہ برس کی ہو گی اور طالب علمی کا زمانہ تھا۔ مَیں حضور کی خدمتِ اقدس میں گاہے بگاہے حاضر ہوتا۔ مجھے وہ نور جو حضور کے چہرہ مبارک پر ٹپک رہا تھا نظر آیا جس کے سبب سے میرا قلب مجھے مجبور کرتا کہ یہ جھوٹوں کا منہ نہیں ہے، مگر گردونواح کے مولوی لوگ مجھے شک میں ڈالتے۔ اسی اثنا میں حضور کا مباحثہ مولوی محمد حسین بٹالوی سے لدھیانہ میں ہوا جس میں مَیں شامل تھا۔ اس کے بعد خدا نے میری ہدایت کے لئے ازالہ اوہام کے ہر دو حصے بھیجے۔ وہ سراسر نور و ہدایت سے لبریز تھے۔ خدا جانتا ہے کہ مَیں اکثر اوقات تمام رات نہیں سویا۔ اگر کتاب پر سر رکھ کر غنودگی ہو گئی تو ہو گئی، ورنہ کتاب پڑھتا رہا اور روتا رہا کہ خدایا یہ کیا معاملہ ہے کہ مولوی لوگ کیوں قرآنِ شریف کو چھوڑتے ہیں، (تقویٰ ہو تو پھر انسان اس حالت میں کتاب پڑھتا ہے) کہتے ہیں خدا جانتا ہے کہ میرے دل میں شعلہ عشق بڑھتا گیا۔ مَیں نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو لکھا کہ حضرت مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تیس آیات سے ثابت کرتے ہیں۔ آپ براہ مہربانی حیات کے متعلق جو آیات اور احادیث ہیں تحریر فرما دیں، اور ساتھ جو تیس آیات قرآنی جو حضرت مرزا صاحب لکھتے ہیں کی تردید فرما کر میرے پاس بھجوا دیں، میں شائع کروا دوں گا۔ جواب آیا کہ آپ عیسیٰ کی حیات و ممات کے متعلق حضرت مرزا صاحب یا اُس کے مریدوں سے بحث مت کریں کیونکہ اکثر آیات وفات ملتی ہیں، یہ مسئلہ اختلافی ہے۔ اس امر پر بحث کرو کہ مرزا صاحب کس طرح مسیح موعود ہیں؟ (اس پر بحث نہ کرو کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے یا زندہ ہیں، اس پر بحث کرو کہ مرزا صاحب کس طرح مسیح موعود ہیں؟ کیونکہ قرآنِ کریم تو وفاتِ مسیح کی تائید کرتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے) جواب میں عرض کیا کہ اگر حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں تو حضرت مرزا صاحب صادق ہیں۔ جواب ملا کہ آپ پر مرزا صاحب کا اثر ہو گیا ہے، مَیں دعا کروں گا۔ (کہتے ہیں) جواب میں مَیں نے عرض کیا کہ آپ اپنے لئے دعا کریں۔ آخر مَیں آستانہ الوہیت پر گرا اور میرا قلب پانی ہو کر بہہ نکلا۔ گویا مَیں نے عرش کے پائے کو ہلا دیا۔ (عرض کی) خدایا مجھے تیری خوشنودی درکار ہے۔ مَیں تیرے لئے ہر ایک عزت

بقیہ صفحہ 9 پر

اس کے سب ہم خیال ہو جائیں

کس قدر باکمال ہو جائیں
ہم اگر خوش خصال ہو جائیں

روزِ محشر نہال ہو جائیں
گر محمّد کی آل ہو جائیں

بس یہی اک کمال کافی ہے
اس کے سب ہم خیال ہو جائیں

بن کے تارے جو راہ دکھلائیں
ایک روشن ہلال ہو جائیں

اُس کی خوشبو میں ہے شفا ایسی
اکھڑی سانسیں بحال ہو جائیں

ہم پہ شیطاں نہ پا سکے قابو
ہم جو مثلِ بلال ہو جائیں

گرد شک کی ہو دور گر دل سے
بت سبھی پائمال ہو جائیں

نافع النّاس جو بنیں ثاقبؔ
لاجرم لازوال ہو جائیں

ثاقب محمود

آج کی دعا

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

ترجمہ: میں اللہ سے اپنے تمام گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف ہی جھکتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں استغفار کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُمۡ وَہُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ (الانفال: 34)

ترجمہ: اور اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ بخشش طلب کرتے ہوں۔

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا استغفار کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

استغفار کا حکم ایک ایسا حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود بھی مومنوں کو دیا اور انبیاء کے ذریعہ سے بھی کہلوایا اور مومنین کو استغفار کی طرف توجہ دلائی۔ انبیاء کو کہا کہ مومنوں کو استغفار کی طرف توجہ دلاؤ اور جب اللہ تعالیٰ مومنوں کو ’’وَاسْتَغْفِرُوااللّٰہَ‘‘ یعنی اللہ سے بخشش مانگو، کا حکم دیتا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی فرماتا ہے کہ ’’اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ‘‘ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ یہ اعلان آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے بھی کرواتا ہے کہ مومنوں کو بتا دو کہ یہ مہینہ بخشش کا مہینہ ہے اور خود بھی اس بارہ میں یہ کہہ رہا ہے کہ بخشش میرے سے مانگو، مَیں بخشوں گا۔ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں تو اللہ تعالیٰ پھر بخشتا بھی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے بخشش مانگتے ہوئے اس کے آگے جھکیں اور بخشے نہ جائیں۔ اصل میں تو یہ رحمت، بخشش اور آگ سے نجات ایک ہی انجام کی کڑیاں ہیں اور وہ ہے شیطان سے دُوری اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی ایک انسان کو روزے رکھنے کی توفیق ملتی ہے۔ عبادت کی بھی توفیق ملتی ہے۔ اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے جائز کام چھوڑنے کی بھی توفیق ملتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تمام پچھلی کوتاہیاں، غلطیاں اور گناہ معاف فرماتے ہوئے ایسے انسان کو پھر اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے۔ یہ مغفرت بھی خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہی ہے۔ مغفرت کے بعد خدا تعالیٰ کی رحمت ختم نہیں ہوتی بلکہ مغفرت اور توبہ کا تسلسل جو ہے یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے جاری ہوتا ہے اور جب یہ تسلسل جاری رہتا ہے تو ایک انسان جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کا ہونے کی کوشش کرتا ہے پھر اس سے ایسے افعال سرزد ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو جذب کرنے والے ہوں۔ ایسے اعمال صالحہ بھی بجا لاتا ہے جن کے بجالانے کا خدا تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور نتیجتاً پھر آگ سے نجات پاتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 19/ستمبر 2008ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط نمبر 20

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:
’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘
(کشتی نوح)

اخلاقیات (پانچواں حصہ)

بغیر علم کے کوئی بات کرنے کی ممانعت

•وَ لَا تَقۡفُ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَ الۡبَصَرَ وَ الۡفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنۡہُ مَسۡـُٔوۡلًا
(بنی اسرائیل :37)

اور وہ موقف اختیار نہ کر جس کا تجھے علم نہیں۔ یقیناً کان اور آنکھ اور دل میں سے ہر ایک سے متعلق پوچھا جائے گا۔

بہتان تراشی

•وَ مَنۡ یَّکۡسِبۡ خَطِیۡٓــَٔۃً اَوۡ اِثۡمًا ثُمَّ یَرۡمِ بِہٖ بَرِیۡٓـــًٔا فَقَدِ احۡتَمَلَ بُہۡتَانًا وَّ اِثۡمًا مُّبِیۡنًا
(النساء :113)

اور جو کسی خطا کا مرتکب ہو یا گناہ کرے پھر کسی معصوم پر اس کی تہمت لگا دے تو اس نے بہت بڑا بہتان اور کھلا گناہ (کا بوجھ) اٹھالیا۔

بہتان تراشی اور اتہام پر مشتمل پُرحکمت واقعہ

•اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ ؕ لَا تَحۡسَبُوۡہُ شَرًّا لَّکُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ لِکُلِّ امۡرِیًٔ مِّنۡہُمۡ مَّا اکۡتَسَبَ مِنَ الۡاِثۡمِ ۚ وَ الَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَہٗ مِنۡہُمۡ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ
(النور :12)

یقیناً وہ لوگ جو جھوٹ گھڑ لائے تم ہی میں سے ایک گروہ ہے۔ اس (معاملہ) کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر شخص کے لئے ہے جو اُس نے گناہ کمایا جبکہ ان میں سے وہ جو اس کے بیشتر کا ذمہ دار ہے اس کے لئے بہت بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

ظن، تجسس اور غیبت سے اجتناب

•یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوۡا وَ لَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ مَیۡتًا فَکَرِہۡتُمُوۡہُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ
(الحجرات :13)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ظن حق کے مقابل پر کسی کام نہیں آئے گا

•اِنۡ یَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغۡنِیۡ مِنَ الۡحَقِّ شَیۡئًا
(النجم :29)

وہ ظن کے سوا کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے اور یقیناً ظن حق کے مقابل پر کچھ بھی کام نہیں آتا۔

طعن، تمسخر اور عیب لگانے سے اجتناب

•یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا خَیۡرًا مِّنۡہُمۡ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡہُنَّ ۚ وَ لَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَ لَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ
(الحجرات :12)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (تم میں سے) کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں)۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو۔

(نوٹ: اس آیت میں تمسخر کے حوالے سے دو احکام موجود ہیں۔)

1. کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہیں وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔
2. اور نہ عورتیں عورتوں پر تمسخر کریں۔ ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔

چغل خوری سے اجتناب

•وَلَا تُطِعۡ کُلَّ حَلَّافٍ مَّہِیۡنٍ۔ ہَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیۡمٍ
(القلم :11-12)

اور تُو ہرگز کسی بڑھ بڑھ کر قسمیں کھانے والے ذلیل شخص کی بات نہ مان۔ (جو) سخت عیب جو (اور) چغلیاں کرتے ہوئے بکثرت چلنے والا ہے۔

لغویات اور جھوٹی گواہی سے پرہیز

•وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ
(المومنون :4)

اور وہ جو لغو سے اعراض کرنے والے ہیں۔

•وَالَّذِیۡنَ لَا یَشۡہَدُوۡنَ الزُّوۡرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا کِرَامًا
(الفرقان :73)

اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب وہ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں۔

افراد کی موجودگی میں رسوا کرنے کی ممانعت

•وَ جَآءَہٗ قَوۡمُہٗ یُہۡرَعُوۡنَ اِلَیۡہِ ؕ وَ مِنۡ قَبۡلُ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ ہٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیۡ ہُنَّ اَطۡہَرُ لَکُمۡ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ لَا تُخۡزُوۡنِ فِیۡ ضَیۡفِیۡ ؕ اَلَیۡسَ مِنۡکُمۡ رَجُلٌ رَّشِیۡدٌ
(ھود :79)

اور اس کی قوم اس کی طرف دوڑی چلی آئی جبکہ اس سے پہلے بھی وہ بُرائیاں کیا کرتے تھے۔ اس نے کہا اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں۔ یہ تمہارے نزدیک بھی بہت پاکیزہ ہیں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رُسوا نہ کرو۔ کیا تم میں ایک بھی عقل والا نہیں؟

تکبر اور فسق سے بچنا

•وَ یَوۡمَ یُعۡرَضُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا عَلَی النَّارِ ؕ اَذۡہَبۡتُمۡ طَیِّبٰتِکُمۡ فِیۡ حَیَاتِکُمُ الدُّنۡیَا وَ اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِہَا ۚ فَالۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ الۡہُوۡنِ بِمَا کُنۡتُمۡ تَسۡتَکۡبِرُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَفۡسُقُوۡنَ
(الاحقاف :21)

اور یاد کرو وہ دن جب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا آگ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ تم اپنی سب اچھی چیزیں اپنی دنیا کی زندگی میں ہی ختم کر بیٹھے اور ان سے عارضی فائدہ اٹھا چکے۔ پس آج کے دن تم ذلّت کا عذاب دیئے جاؤ گے بوجہ اس کے کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے تھے اور بوجہ اس کے کہ تم فسق کیا کرتے تھے۔

نخوت سے انسانوں کے لئے گال پھلانا اور تکبر سے چلنے سے پرہیز

•وَلَا تُصَعِّرۡ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا
(لقمان :19)

اور (نخوت سے) انسانوں کے لئے اپنے گال نہ پُھلا اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھر۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

سر کھجلانا بھی شروع کر دیا ہے۔ پس تم خوشی منانے کے ساتھ ساتھ استغفار بھی کرتے رہو اور اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی دعائیں کرو، ’’یہ بڑی ضروری چیز ہے کہ آج ہم امن کی باتیں کرتے ہیں، سلامتی کی باتیں کرتے ہیں جب سب کچھ ملے، جب بادشاہ احمدی مسلمان ہوں اور برکت حاصل کرنے کی کوشش کریں اس وقت ہمارا جو امن اور سلامتی کا پیغام ہے وہ پھیلنا چاہئے۔ اس وقت محبت اور پیار پھیلنا چاہئے نہیں تو پھر آج کل تو مجبوری کی باتیں ہوں گی۔

فرمایا کہ ’’اور وہ دن دُور نہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام پورا ہو گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ بادشاہتیں تو آہستہ آہستہ ختم ہی ہو رہی ہیں لیکن ملک کا پریذیڈنٹ بھی اور صدر بھی بادشاہ ہی ہوتا ہے۔ اگر روس کا وزیر اعظم اور صدر مسلمان ہو جائیں تو وہ بھی بادشاہ سے اپنی حیثیت سے کم نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ لیکن وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے اسی وقت برکت ڈھونڈیں گے جب تم آپ (علیہ السلام) کی کتابوں سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ۔‘‘

یہ ایک تعلق ہے۔ وہ بادشاہ اس وقت برکت ڈھونڈیں گے جب تم لوگ جو پرانے احمدی ہو، پہلے احمدی ہو، صحابہ کی اولاد کہلاتے ہو، تابعین ہو، تبع تابعین ہو یا بہرحال ان بادشاہوں سے بہت پہلے احمدیت قبول کرنے والے ہو، تم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے برکت ڈھونڈو۔ اور کتابوں سے برکت ڈھونڈنا یہ ہے کہ آپ کی کتابوں کو پڑھو، علم حاصل کرو، ان مسائل کو جانو جو حقیقی اسلام کے بارے میں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ’’جب تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ گے تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘۔ تبلیغ ہو گی۔ پھیلے گی۔ بادشاہتیں آئیں گی تب وہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کی کوشش بھی کریں گے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

سید عمار احمد

ارشاداتِ حضرت مسیح موعودؑ

بابت مختلف ممالک وشہور

قسط 12

ارشادات برائے قادیان

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

حدیث سے یہ ثابت ہے کہ وہ دمشق کے مشرق کی طرف نازل ہوگا۔ قادیان دمشق سے عین مشرق میں ہے۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 192 ایڈیشن 1984ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اس قادیان میں پانچ سو حافظ قرآن شریف کے رہتے تھے۔ اس وقت اس جگہ کا نام اسلام پور تھا۔ اب یہاں کیا ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں بھی اس قدر تعداد حفاظ کی نہیں مل سکتی۔ اس جگہ کی اسلامی شوکت کو سکھوں نے خراب کر دیا تھا۔ یہاں بہت سے سکھ رہتے تھے جن میں سے بعض نے سید احمد صاحب کے ساتھ بھی لڑائیاں کی تھیں مگر رفتہ رفتہ وہ سب مر گئے اور اب دو چار باقی ہوں گے۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 7 ایڈیشن 1984ء)

ارشادات برائے یمن

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنیؓ کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف کو منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کی خصوصیت سے وصیت فرمائی۔ یا اویسؓ کو یا مسیحؑ کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی؛ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملنے کو گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں۔ ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہوں گے۔ ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے۔ اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے؟ ایسے نمونوں سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 270 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اب رہا مکان کے متعلق۔ سو یاد رہے کہ دجال کا خروج مشرق میں بتایا گیا ہے۔ جس سے ہمارا ملک مراد ہے چنانچہ صاحب حجج الکرامہ نے لکھا ہے کہ فتن دجال کا ظہور ہندوستان میں ہو رہا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ظہور مسیح اسی جگہ ہو جہاں دجال ہو۔ پھر اس گاؤں کا نام قدعہ قرار دیا ہے جو قادیان کا مخفف ہے۔ یہ ممکن ہے کہ یمن کے علاقہ میں بھی اس نام کا کوئی گاؤں ہو لیکن یاد رہے کہ یمن حجاز سے مشرق میں نہیں بلکہ جنوب میں ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 43 ایڈیشن 2016ء)

ارشادات برائے یونان

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اول دیکھو صفت خلق اور پرورش۔ یہ صفت اگرچہ انسان گمان کر سکتا ہے کہ ماں باپ اور دیگر محسنوں میں بھی پائی جاتی ہے، لیکن اگر انسان زیادہ غور کرے گا تو اس کو معلوم ہو جاوے گا کہ ماں باپ اور دیگر محسنوں کے اغراض و مقاصد ہوتے ہیں، جن کی بنا پر وہ احسان کرتے ہیں۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ مثلاً بچہ تندرست، خوبصورت توانا پیدا ہو تو ماں باپ کو خوشی ہوتی ہے اور اگر لڑکا ہو تو پھر یہ خوشی اور بھی بڑی ہوتی ہے۔ شادیانے بجائے جاتے ہیں۔ لیکن اگر لڑکی ہو تو گویا وہ گھر ماتم کدہ اور وہ دن سوگ کا دن ہو جاتا ہے اور اپنے تئیں منہ دکھانے کے قابل نہیں سمجھتے۔ بسا اوقات بعض نادان مختلف تدابیر سے لڑکیوں کو ہلاک کر دیتے یا ان کی پرورش میں کم التفات کرتے ہیں اور اگر بچہ لنجا، اندھا، اپاہج پیدا ہو، تو چاہتے ہیں کہ وہ مر جاوے اور اکثر دفعہ تعجب نہیں کہ خود بھی وبال جان سمجھ کر مار دیں۔ میں نے پڑھا ہے کہ یونانی لوگ ایسی بچوں کو عمداً ہلاک کر دیتے تھے، بلکہ ان کے ہاں شاہی قانون تھا کہ اگر کوئی ناکارہ بچہ اپاہج، اندھا وغیرہ پیدا ہو تو اس کو فوراً مار دیا جاوے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ انسانی خیالات پرورش اور خبر گیری کے ساتھ ذاتی اور نفسانی اغراض سے ملے ہوئے ہوتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کی اس قدر مخلوق کی (جس کے تصور اور بیان سے وہم اور زبان قاصر ہے اور جو زمین اور آسمان میں بھری پڑی ہے) خلق اور پرورش سے کوئی غرض ہرگز نہیں ہے۔ وہ والدین کی طرح خدمت اور رزق نہیں چاہتا بلکہ اس نے مخلوق کو محض ربوبیت کے تقاضے سے پیدا کیا ہے۔ ہر ایک شخص مان لے گا کہ بوٹا لگانا پھر آب پاشی کرنا اور اس کی خبر گیری رکھنا اور ثمر دار درخت ہونے تک محفوظ رکھنا ایک بڑا احسان ہے۔ پس انسان اور اس کی حالت اور غور و پرداخت پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے کتنا بڑا احسان کیا ہے کہ اس قدر انقلابات اور بے کسیوں کے تغیرات میں اس کی دستگیری فرمائی ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 425-426 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

یقین ایک ایسی شے ہے جو انسان کو ایک قوت اور شجاعت عطا کرتا ہے۔ یقین معلومات سے بڑھتا ہے اور جب معلومات وسیع ہوں تو یقین کی قوت سے ایک ماتحت اپنے افسر کے سامنے اپنے مقصد کو بیان کرنے سے نہیں ڈرتا لیکن اگر معلومات کم ہوں تو یقین میں بھی ایک قسم کی کمزوری ہو گی اور پھر خواہ وہ افسر بھی ہو تو اسے بھی دبنا پڑتا ہے۔

یہ صحیح بات ہے کہ زندگی اور طاقت تب پیدا ہوتی ہے جب پورا علم ہو۔ اس وقت انسان اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالتا ہوا بھی پرواہ نہیں کرتا۔ جیسے صحابہ جو یقین اور معرفت کے نور سے بھر کر دل میں ایک قوت اور شجاعت رکھتے تھے۔ وہ بادشاہوں کے سامنے کس دلیری سے جا بولے۔ یقین ایسی چیز ہے جو موت کو بھی آسان کر دیتا ہے۔ اسی لیے شہادت کی موت سہل اور آسان ہے۔

اگر ایک پکے مسلمان کو قتل کی دھمکی دی جاوے تو وہ قتل اس کو سہل معلوم ہوگا۔ یقین ایک روحانی مسکن ہے۔ شہادت کی موت والا دنیا اور طولِ اَمَل کو طاق پر رکھ دیتا ہے۔ غرض انسان کو یقین حاصل کرنا چاہیے۔ اس سے پہلے کہ وہ فلسفہ اور طبعیات میں ترقی کرے۔

اے کہ خواندی حکمت یونانیاں
حکمت ایمانیاں را ہم بخواں

جس نے حکمت ایمان نہیں پڑھی وہ مردہ پرست ہی رہا۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 93-94 ایڈیشن 2016ء)

ارشادات برائے یمامہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اجتہادی غلطی سب نبیوں سے ہوا کرتی ہے اور اس میں سب ہمارے شریک ہیں اور یہ ضرور ہے کہ ایسا ہوتا تا کہ بشر خدا نہ ہو جائے۔ دیکھو حضرت عیسیٰؑ کے متعلق بھی یہ اعتراض بڑے زور شور سے یہود نے کیا ہے کہ اس نے کہا تھا کہ میں بادشاہت لے کر آیا ہوں اور وہ بات غلط نکلی۔ ممکن ہے کہ حضرت مسیحؑ کو یہ خیال آیا ہو کہ ہم بادشاہ بن جائیں گے؛ چنانچہ تلواریں بھی خرید رکھی ہوئیں تھیں، مگر یہ ان کی ایک اجتہادی غلطی تھی۔ بعد اس کے خدا نے مطلع کر دیا اور انہوں نے اقرار کیا کہ میری بادشاہت روحانی ہے۔ سادگی انسان کا فخر ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے جو کہا سو سادگی سے کہا۔ اس سے ان کی خفت اور بے عزتی نہیں ہوتی۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہ سمجھا تھا کہ ہجرت یمامہ کی طرف ہوگی مگر ہجرت مدینہ طیبہ کی طرف ہوئی اور انگوروں کے متعلق آپؐ نے یہ سمجھا تھا کہ ابوجہل کے واسطے ہیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ عکرمہ کے واسطے ہیں۔ انبیاء کے علم میں بھی تدریجاً ترقی ہوتی ہے۔ اس واسطے قرآن شریف میں آیا ہے قُلۡ رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا (طٰہٰ: 185) یہ آپؐ کا کمال اور قلب کی طہارت تھی جو آپؐ اپنی غلطی کا اقرار کرتے تھے۔ اس میں انبیاء کی خفت کچھ نہیں۔ ایک حکیم ہزاروں بیماروں کا علاج کرتا ہے۔ اگر ایک ان میں سے مر جائے تو کیا حرج ہے۔ اس سے اس کی حکمت میں کچھ داغ نہیں آ جاتا ہے۔ کبھی حافظ قرآن کو پیچھے سے لقمہ دیا جاتا ہے تو اس سے نہیں کہا جاتا کہ اب وہ حافظ نہیں رہا۔ جو باتیں متواترات اور کثرت سے ہوتی ہیں ان پر حکم لگایا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 104-105 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

منہاج نبوت کو دیکھا جاوے تو صریح نظر آتا ہے کہ انبیاء سے اجتہادوں میں غلطیاں ہوتی ہیں جیسے عیسٰی علیہ السلام نے کہا کہ تم ابھی نہیں مرو گے کہ میں واپtdsس آ جاؤں گا تو یہ آپ کا اجتہاد تھا مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک ان کے آنے سے یہ مراد نہ تھی بلکہ دوسرے کا آنا تھا اور ممکن ہے کہ الیاس کا بھی یہ خیال ہو کہ میں ہی واپس آؤں گا اسی طرح پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کا سفر کیا تو حضرت عمرؓ کو ابتلا آیا خود آنحضرتؐ کا اجتہاد اس طرف دلالت کرتا تھا کہ ہم فتح کر لیویں گے مگر وہ اجتہاد صحیح نہ نکلا اسی طرح ایک دفعہ آپ نے کہا کہ میں نے سمجھا تھا کہ ہجرت یمامہ کی طرف ہوگی مگر یہ بات درست نہ نکلی کیونکہ یہ آپ کا اجتہاد تھا خدا پر یہ امر لازم نہ تھا کہ ہر ایک باریک امر آپ کو بتلا دیوے پس بحث مباحثہ میں اول مخالف سے منہاج نبوت کو قبول کروا کر اس کے دستخط کروا لینے چاہئیں۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 338-339 ایڈیشن 2016ء)

ارشادات برائے یروشلم و بیت المقدس

اس تذکرہ پر کہ عیسائیوں اور یہودیوں میں پھر اس امر کی تحریک ہو رہی ہے کہ ارض مقدس کو ترکوں سے خرید کر لیا جاوے۔ مختلف باتوں کے دوران میں فرمایا:

یروشلم سے مراد در اصل دار الامان ہے۔ یروشلم کے معنی ہیں وہ

سلامتی کو دیکھتا ہے یہ سنت اللہ ہے کہ وہ پیشگوئیوں میں اصل الفاظ استعمال کرتا ہے اور اس سے مراد اس کا مفہوم اور مطلب ہوتا ہے۔

اسی طرح پر بیت المقدس یعنی مسجد اقصیٰ آتی ہے ہماری اس مسجد کا نام بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ رکھا ہے کیونکہ اقصیٰ یا باعتبار بُعد زمانہ کے ہوتا ہے اور یا بُعد مکان کے لحاظ سے۔ اور اس الہام میں اَلْمَسْجِدُ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات زمانی کو لیا ہے اور اس کی تائید وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْابِھِمْ (الجمعۃ:4) سے بھی ہوتی ہے اور بَارَکْنَا حَوْلَہٗ کا اس زمانہ کی برکات سے ثبوت ملتا ہے جیسے ریل اور جہازوں کے ذریعہ سفروں کی آسانی اور تار اور ڈاک خانہ کے ذریعہ سلسلہ رسل و رسائل کی سہولت اور ہر قسم کے آرام و آسائش قسم قسم کی کلوں کے اجراء سے ہوتے جاتے ہیں اور سلطنت بھی ایک امن کی سلطنت ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 310 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

یاد رکھو اور سمجھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کیا یہود تورات کو چھوڑ بیٹھے تھے اور اس پر ان کا عمل نہ تھا؟ ہرگز نہیں یہودی تو اب تک بھی تورات کو مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ ان کی قربانیاں اور رسوم آج بھی اسی طرح ہوتی ہیں جیسے اس وقت کرتے تھے وہ برابر آج تک بیت المقدس کو اپنا قبلہ سمجھتے ہیں اور اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ ان کے بڑے بڑے عالم اور احبار بھی اس وقت موجود تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب اللہ کی کیا ضرورت پڑی تھی؟ دوسری طرف عیسائی قوم تھی ان میں بھی ایک فرقہ لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ کو مانتا تھا پھر کیا وجہ تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور کتاب اللہ کو بھیجا؟ یہ ایک سوال ہے جس پر ہمارے مخالفوں اور ایسا اعتراض کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے اگرچہ یہ ایک باریک مسئلہ ہے لیکن جو لوگ غور وفکر کرتے ہیں ان کے لیے باریک نہیں ہے۔

یاد رکھو اللہ تعالیٰ روح اور روحانیت پر نظر کرتا ہے وہ ظاہری اعمال پر نظر اور نگاہ نہیں کرتا وہ ان کی حقیقت اور اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ ان اعمال کی تہہ میں خود غرضی اور نفسانیت ہے یا اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت اور اخلاص مگر انسان بعض وقت ظاہری اعمال کو دیکھ کر دھوکا کھا جاتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں تسبیح ہے یا وہ تہجد واشراق پڑھتا ہے بظاہر ابرار واخیار کے کام کرتا ہے تو اس کو نیک سمجھ لیتا ہے مگر خدا تعالیٰ کو تو پوست پسند نہیں۔ یہ پوست اور قشر ہے اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور کبھی راضی نہیں ہوتا جب تک وفاداری اور صدق نہ ہو بے وفا آدمی کتے کی طرح ہے جو مردار دنیا پر گرے ہوئے ہوتے ہیں وہ بظاہر نیک بھی نظر آتے ہیں، لیکن افعال ذمیمہ ان میں پائے جاتے ہیں اور پوشیدہ بدچلنیاں ان میں پائی جاتی ہیں جو نمازیں ریاکاری سے بھری ہوئی ہوں ان نمازوں کو ہم کیا کریں اور ان سے کیا فائدہ؟

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 364-365 ایڈیشن 2016ء)

ارشادات برائے سرینگر کشمیر

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اب کسر صلیب کے سامان کثرت سے پیدا ہوگئے ہیں اور عیسائی مذہب کا باطل ہونا ایک بدیہی مسئلہ ہوگیا ہے۔ جس طرح پر چور پکڑا جاتا ہے تو اول اول وہ کوئی اقرار نہیں کرتا اور پتہ نہیں دیتا مگر جب پولیس کی تفتیش کامل ہو جاتی ہے تو پھر ساتھی بھی نکل آتے ہیں اور عورتوں بچوں کی شہادت بھی کافی ہو جاتی ہے۔ کچھ کچھ مال بھی برآمد ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کو بے حیائی سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ہاں میں نے چوری کی ہے۔ اسی طرح پر عیسائی مذہب کا حال ہوا ہے۔ صلیب پر مرنا یسوع کو کاذب ٹھہراتا ہے۔ لعنت دل کو گندہ کرتی اور خدا سے قطع تعلق کرتی ہے۔ اور اپنا قول کہ یونسؑ کے معجزہ کے سوا اور کوئی معجزہ نہ دیا جاوے گا۔ باقی معجزات کو رد کرتا اور صلیب پر مرنے سے بچنے کو معجزہ ٹھہراتا ہے۔ عیسائی تسلیم کرتے ہیں کہ انجیل میں کچھ حصہ الحاقی بھی ہے۔ یہ ساری باتیں مل ملا کر اس بات کا اچھا خاصہ ذخیرہ ہیں جو یسوع کی خدائی کی دیوار کو جو ریت پر بنائی گئی تھی بالکل خاک سے ملادیں اور سرینگر میں اس کی قبر نے صلیب کو بالکل توڑ ڈالا۔ مرہم عیسیٰ اس کے لیے بطور شاہد ہوگئی۔ غرض یہ ساری باتیں جب ایک خوبصورت ترتیب کے ساتھ ایک دانشمند سلیم الفطرت انسان کے سامنے پیش کی جاویں تو اسے صاف اقرار کرنا پڑتا ہے کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا۔ اس لئے کفارہ جو عیسائیت کا اصل الاصول ہے، بالکل باطل ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 505 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اس جنگ سے توپ و تفنگ کی لڑائی مراد نہیں بلکہ یہ عیسائیت اور الٰہی دین کی آخری جنگ ہے۔ عیسائیت نے زمینی خدا بنالیا ہے اور یہ وہی خدا یا خیالی خدا ہے جیسے بہت سی عورتیں ایک وہمی حمل رجا کر لیتی ہیں یہاں تک کہ پیٹ میں وہمی طور پر حرکت معلوم ہوتی ہے اور پیٹ بڑھتا بھی ہے۔ اس طرح پر فرضی مسیح بنالیا گیا ہے جسے خدا سمجھا گیا ہے۔ غرض سچے مسیح کے مقابل وہ کھڑا ہے اب یہ لڑائی ان دونوں میں شروع ہے اور خدا اس میں اپنا چمکتا ہوا ہاتھ دکھلائے گا۔

چالیس کروڑ سے بھی زائد انسان عیسائی ہو چکے ہیں جب اول ہی اول کہ لوگ آئے تو مولوی ان کے حملوں اور اعتراضوں سے محض ناواقف تھے ان کو پورا علم نہ ان کے اعتراضوں کا تھا اور نہ قرآن شریف کے حقائق ہی سے آگاہ تھے، برخلاف اس کے عیسائیوں کے پاس اقبال اور تالیف قلوب کے ذریعے تھے، اس لیے ان کی ترقی ہوتی گئی مگر اب ان میں ایک بھی نہیں جو اس کے تنزل کو دیکھ سکے اب ان کا دور ختم ہونے والا ہے اور مختصر طور پر جعلی فرضی خدا کو سمجھ لیں گے کہ اصل بات تو یہ ہے کہ عیسائیوں کا تانا بانا آریہ اور سناتن سے بھی بودہ ہے۔ کیونکہ انہوں نے ساری بنیاد حیات مسیح پر رکھی ہوئی ہے اس کے ٹوٹنے کے ساتھ ہی ساری عمارت گر جاتی ہے۔ یہ بات اس زمانہ میں کہ وہ زندہ آسمان پر گیا ہے، کوئی مان نہیں سکتا جبکہ دلائل قطعیۃ الدلالت کے ساتھ ثابت ہوگیا کہ وہ مر گیا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اب تو لاش کے دکھادینے تک نوبت بن گئی ہے۔ کیونکہ (سرینگر) کشمیر میں اس کی قبر واقعاتِ صحیحہ کی بناء پر ثابت ہوگئی ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 526-527 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

یوز آسف وہی ہے جس کو یسوع کہتے ہیں۔ اور آسف کے معنی ہیں پراگندہ جماعتوں کو جمع کرنے والا۔ چونکہ مسیح علیہ السلام کا کام بھی بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنا تھا اور اہل کشمیر بہ اتفاق اہل تحقیق بنی اسرائیل ہی ہیں۔ اس لئے ان کا یہاں آنا ضروری تھا۔ اس کے علاوہ خود یوز آسف کا قصہ یورپ میں مشہور ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ اٹلی میں اس نام پر ایک گرجا بھی بنایا گیا ہے اور ہر سال وہاں ایک میلہ بھی ہوتا ہے۔ اب اس قدر صرف کثیر سے ایک مذہبی عمارت کا بنانا اور پھر ہرسال اس پر ایک میلہ کرنا کوئی ایسی بات نہیں ہے جو سرسری نگاہ سے دیکھی جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ یوز آسف مسیح کا حواری تھا۔ ہم کہتے ہیں یہ بات سچی نہیں ہے۔ یوز آسف خود ہی مسیح تھا۔ اگر وہ حواری ہے تو یہ تمہارا فرض ہے کہ تم ثابت کرو کہ مسیح کے کسی حواری کا نام شہزادہ نبی ہو۔

یہ ایسی باتیں ہیں جو صلیب کے واقعہ کا سارا پردہ ان سے کھل جاتا ہے۔ ہاں اگر مسیحی اس بات کے قائل نہ ہوتے تو البتہ بحث بند ہو جاتی لیکن جب کہ انہوں نے قبول کرلیا ہے کہ یوز آسف ایک شخص ہوا ہے اور اس کی تعلیم انجیل ہی کی تعلیم ہے اور اس نے بھی اپنی کتاب کا نام انجیل ہی رکھ لیا ہے۔ اور جس طرح پر شہزادہ نبی مسیح کا نام ہے اس کو بھی شہزادہ نبی کہتے ہیں۔ اب غور کرنے کے قابل بات ہے کہ اگر یہ خود مسیح ہی نہیں تو اور کون ہے؟

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 162 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

عیسائی مذہب کے استیصال کے لئے ہمارے پاس تو ایک دریا ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ یہ طلسم ٹوٹ جاوے اور وہ بت جو صلیب کا بنایا گیا ہے گر پڑے اور اصل بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر مجھے مبعوث نہ بھی فرماتا تب بھی زمانہ نے ایسے اور اسباب پیدا کر دیئے تھے کہ عیسائیت کا پول کھل جاتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی غیرت اور جلال کے یہ صریح خلاف ہے کہ ایک عورت کا بچہ خدا بنایا جاتا جو انسانی حوائج اور لوازم بشریہ سے کچھ بھی استثناء اپنے اندر نہیں رکھتا۔

میں نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں میں نے کامل تحقیقات کے ساتھ ہی ثابت کر دیا ہے کہ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ مسیح صلیب پر مرگیا۔ اصل یہ ہے کہ وہ صلیب پر سے زندہ اتار لیا گیا تھا اور وہاں سے بچ کر وہ کشمیر میں چلا آیا۔ جہاں اس نے ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ اور اب تک اس کی قبر خانیار کے محلہ میں یوز آسف یا شہزادہ نبی کے نام سے مشہور ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 439 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اور پھر مسیح کی لاش ایک ایسے آدمی کے سپرد کر دی گئی جو مسیح کا شاگرد تھا اور اصل تو یہ ہے کہ خود پیلاطوس اور اس کی بیوی بھی اس کی مرید تھی چنانچہ پلاطوس کو عیسائی شہیدوں میں لکھا ہے اور اس کی بیوی کو ولیہ قرار دیا ہے اور ان سب سے بڑھ کر مرہم عیسیٰ کا نسخہ ہے جس کو مسلمان، یہودی، رومی اور عیسائی اور مجوسی طبیبوں نے بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ مسیح کے زخموں کے لیے تیار ہوا تھا اور اس کا نام مرہم عیسیٰ اور مرہم حواریین اور مرہم رسل اور مرہم شیخ وغیرہ بھی رکھا۔ کم از کم ہزار کتاب میں یہ نسخہ موجود ہے اور یہ کوئی عیسائی ثابت نہیں کرسکتا کہ صلیبی زخموں کے سوا اور بھی کبھی کوئی زخم مسیح کو لگے تھے اور اس وقت حواری بھی موجود تھے۔ اب بتاؤ کہ کیا یہ تمام اسباب اگر ایک جا جمع کیے جاویں، تو صاف شہادت نہیں دیتے کہ مسیح صلیب پر سے زندہ بچ کر اتر آیا تھا۔

اس پر اس وقت ہمیں کوئی لمبی بحث نہیں کرنی ہے یہودیوں کے جو فرقے متفرق ہو کر افغانستان یا کشمیر میں آگئے تھے وہ ان کی تلاش میں ادھر چلے آئے اور پھر آخر کشمیر ہی میں انہوں نے وفات پائی۔ اور یہ بات انگریز محققوں نے بھی مان لی ہے کہ کشمیری دراصل بنی اسرائیل ہیں چنانچہ برنیئر نے اپنے سفرنامہ میں یہی لکھا ہے۔ اب جبکہ یہ ثابت ہوتا ہے اور واقعات صحیحہ کی بناء پر ثابت ہوتا ہے کہ وہ صلیب پر نہیں مرے بلکہ زندہ اتر آئے تو پھر کفارہ کا کیا باقی رہا۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 440-441 ایڈیشن 2016ء)

مسیح کی قبر سری نگر خانیار کے محلہ میں ثابت ہوگئی ہے اور یہ وہ بات ہے جو دنیا کو ایک زلزلہ میں ڈال دے گی، کیونکہ اگر مسیح صلیب پر مرے تھے تو یہ قبر کہاں سے آگئی؟

سوال: آپ نے خود دیکھا ہے؟

جواب: میں خود وہاں نہیں گیا لیکن میں نے اپنا ایک مخلص ثقہ مرید وہاں بھیجا تھا۔ وہ وہاں ایک عرصہ تک رہا اور اس نے پوری تحقیقات کر کے پانچ سو معتبر آدمیوں کے دستخط کرائے جنہوں نے اس قبر کی تصدیق کی۔ وہ لوگ اس کو شہزادہ نبی کہتے ہیں اور عیسیٰ صاحب کی قبر کے نام سے بھی پکارتے ہیں۔ آج سے گیارہ سو سال پہلے اکمال الدین نام ایک کتاب چھپی ہے وہ بعینہٖ انجیل ہے۔ وہ کتاب یوز آسف کی طرف منسوب ہے۔ اس نے اس کا نام بشریٰ یعنی انجیل رکھا ہے۔ یہی تمثیلیں، یہی قصے، یہی اخلاقی باتیں جو انجیل میں ہیں پائی جاتی ہیں اور بسا اوقات عبارتوں کی عبارتیں انجیل سے ملتی ہیں اب یہ ثابت شدہ بات ہے کہ یوز آسف کی قبر ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 161-162 ایڈیشن 2016ء)

(جاری ہے)

ذیشان محمود۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون

خلفائے احمدیت کی تحریکات

ترجمۃ القرآن از حضرت میر محمد اسحاقؓ پڑھنے کی تحریک

قسط 10

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17/ جنوری 2021ء کو نیشنل مجلس عاملہ یوکے کے ممبران کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔ انٹرنیشنل قرآن اکیڈمی کی رپورٹ کے بعد حضورِانور نے فرمایا:

”ماشاء اللہ۔حضرت میر اسحٰق صاحب کا ترجمہ بہت جلد خطِ منظور میں شائع ہو رہاہے۔ اور اس مرتبہ اس کی پرنٹنگ اور سب کچھ بہت غیرمعمولی ہے۔ ہر طالب علم جو اردو پڑھ سکتا ہے اس کو یہ ترجمۃ القرآن ضرور دیں تا کہ وہ ترجمہ بھی پڑھ سکیں۔“

(الفضل انٹرنیشنل 9 نومبر 2021ء)

ترجمۃ القرآن کریم سیکھنے کی تحریکات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 18 فروری 1973ء کو ربوہ میں ایک جدید پریس کا سنگ بنیاد رکھا۔ بعد ازاں اس کا نام نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز کر دیا گیا۔حضور نے اس پریس کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے اشاعت قرآن کے عظیم منصوبے کا اعلان فرمایا۔ آپ نے فرمایا:۔

اشاعت قرآن کے سلسلہ میں تین مرحلے آتے ہیں ایک یہ کہ متن قرآن کریم کو ہر مسلمان کے ہاتھ میں پہنچا دیا جاوے یہی نہیں بلکہ قرآن عظیم کو دنیا کے ہر انسان کے ہاتھوں تک ہی پہنچا دیا جائے۔

دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ ہر قوم اور ہر ملک کی زبان میں کیا جائے تا کہ دنیا کے ہر خطہ کے لوگوں تک قرآن کریم کو اس کے معنی ومفہوم کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔ چونکہ ہم نے ہر زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنا ہے اس لئے پہلے ہم ان کے حروف بنائیں پھر اس کی طباعت کریں گے۔یعنی قرآن کریم کا ترجمہ اس زبان میں بھی شائع کریں گے۔ جو اس وقت بولی جاتی ہے مگر لکھی نہیں جاتی۔

تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ جو لوگ یا قومیں قرآن کریم کا متن پڑھنے لگ جائیں اور اس کا ترجمہ سمجھنے لگ جائیں ان کو ہم قرآن عظیم کی تفسیر سے روشناس کرائیں، تفاسیر کی طباعت ہو۔ ہر زبان میں ہو۔

تلاوت اور ترجمہ سیکھنے کی تحریک

4 جولائی 1997ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے کینیڈا میں ایک جامع خطبہ ارشاد فرمایا اور تعلیم القرآن کی طرف خصوصی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

کلام الٰہی سے محبت ایک ایسی چیز ہے جو نسلوں کو سنبھالے رکھتی ہے ... قرآن کریم پر زور دینا اور تلاوت سے اس کا آغاز کرنا بہت ہی اہم ہے۔ مگر تلاوت کے ساتھ ان نسلوں میں، ان قوموں میں جہاں عربی سے بہت ہی ناواقفیت ہے ساتھ ترجمہ پڑھنا ضروری ہے۔ ترجمے کے لئے مختلف نظاموں کے تابع تربیتی انتظامات جاری ہیں مگر بہت کم ہیں۔ جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں یا اٹھا سکتے ہیں۔ ...پس تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالنا اور اس کے معانی پر غور سکھانا یہ ہماری تربیت کی بنیادی ضرورت ہے اور تربیت کی کنجی ہے جس کے بغیر ہماری تربیت ہو نہیں سکتی اور یہ وہ پہلو ہے جس کی طرف اکثر مربیان، اکثر صدران، اکثر امراء بالکل غافل ہیں۔ ان کو بڑی بڑی مساجد دکھائی دیتی ہیں، ان کو بڑے بڑے اجتماعات نظر آتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ بڑے جوش سے اور ذوق وشوق سے لوگ دور دور کا سفر کر کے آئے اور چند دن ایک جلسے میں شامل ہو گئے لیکن یہ چند دن کا سفر تو وہ سفر نہیں ہے جو سفر آخرت کے لئے مد ہو سکتا ہے۔ سفر آخرت کے لئے روزانہ کا سفر ضروری ہے اور روزانہ کے سفر میں زاد راہ قرآن کریم ہے۔ ... ہر گھر والے کا فرض ہے کہ وہ قرآن کی طرف توجہ دے، قرآن کے معانی کی طرف توجہ دے، ایک بھی گھر کا فرد ایسا نہ ہو جو روزانہ قرآن کے پڑھنے کی عادت نہ رکھتا ہو اور قرآن کریم کو پھر مضامین سمجھ کر پڑھے اور جو بھی ترجمہ میسر ہو اس کے ساتھ ملا کر پڑھے ... قرآن کریم کے ترجمے کے ساتھ پڑھنے کی طرف ساری جماعت کو متوجہ ہونا چاہئے کوئی بھی ایسا نہ ہو جس کے پاس سوائے اس کے کہ شرعی عذر ہو جو روزانہ قرآن کریم کی تلاوت سے محروم رہے۔

تلاوت کا آغاز تلاوت کے برتن قائم کرنے سے ہوتا ہے اور برتن سے میری مراد یہ ہے کہ شروع کر دیں تلاوت پھر رفتہ رفتہ علم بڑھائیں اور تلاوت کو معارف سے بھرنے کی کوشش کریں، معارف سے پہلے علم سے بھرنے کی کوشش ضرور کریں۔ ... میں چاہتا ہوں کہ اس صدی سے پہلے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور ہر گھر میں روزانہ تلاوت قرآن کریم ہو۔ کوئی بچہ نہ ہو جسے تلاوت کی عادت نہ ہو۔ اس کو کہیں تم ناشتہ چھوڑ دیا کرو مگر سکول سے پہلے تلاوت ضرور کرنی ہے اور تلاوت کے وقت کچھ ترجمہ ضرور پڑھو، خالی تلاوت نہیں کرو اور جب آپ یہ کام کر لیں گے تو پھر ارد گرد ... بنانے کی کوشش کریں اور ان نمازیوں کو گھروں سے ... کی طرف منتقل کریں کیونکہ وہ گھر جس کے بسنے والے خدا کے گھر نہیں بساتے قرآن کریم سے اور آنحضرت ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ ایسے گھروں کو ویران کر دیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ ان تقاضوں کو پورا کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 12/ اگست 1997ء)

تلاوت اور ترجمہ سیکھنے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو قرآن کریم کی تلاوت اور اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے کی نصیحت کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 24 ستمبر 2004ء میں فرماتے ہیں:

”ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر پڑھیں ...

پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے۔ پھر ترجمہ پڑھنے کی کوشش بھی کریں اور سب ذیلی تنظیموں کو اس سلسلے میں کوشش کرنی چاہئے، خاص طور پر انصار اللہ کو کیونکہ میرے خیال میں خلافت ثالثہ کے دور میں ان کے ذمے یہ کام لگایا گیا تھا۔ اسی لئے ان کے ہاں ایک قیادت بھی اس کے لئے ہے جو تعلیم القرآن کہلاتی ہے۔ اگر انصار پوری توجہ دیں تو ہر گھر میں باقاعدہ قرآن کریم پڑھنے اور اس کو سمجھنے کی کلاسیں لگ سکتی ہیں“۔

”اللہ کرے کہ ہم خود بھی اور اپنے بیوی بچوں کو بھی اس طرف توجہ دلانے والے ہوں اور اپنے دلوں کو منور کرنے والے ہوں اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ انصار اللہ کے ذمہ خلافت ثالثہ میں یہ لگایا گیا تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کریں، قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں۔ گھروں کو بھی اس نور سے منور کریں لیکن ابھی بھی جہاں تک میرا اندازہ ہے انصار اللہ میں بھی 100 فیصد قرآن کی تلاوت کرنے والے نہیں ہیں۔ اگر جائزہ لیں تو یہی صورتحال سامنے آئے گی اور پھر یہ کہ اس کا ترجمہ پڑھنے والے ہوں“۔

(روزنامہ الفضل 7 دسمبر 2004ء)

ترجمہ سیکھنے کی تحریک

حضور نے نیشنل تربیتی کلاس برطانیہ سے خطاب کرتے ہوئے 31 دسمبر 2003ء کو فرمایا:

”قرآن شریف جب آپ پڑھیں پندرہ، سولہ سال کی عمر کے جو بچے ہیں بلکہ چودہ سال کی عمر کے بھی۔ اب یہ بڑی عمر کے بچے ہیں، Mature ہو گئے ہیں، سوچیں ان کی بڑی Mature ہونی چاہئیں۔ اس عمر میں آ کے آپ لوگ اپنے مستقبل کے بارے میں، Future کے بارے میں بھی سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ تو اس میں خاص طور پر یاد رکھیں کہ قرآن شریف جب آپ پڑھ رہے ہیں تو اس کا ترجمہ بھی سیکھنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ بھی ایک حدیث ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قرآن شریف جو ہے اس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔ یہی مطلب ہے کہ اگر تم لوگ اس کو پڑھو اور اس پر عمل کرو، اس کو سمجھو تو تم نیکیاں کرنے کی کوشش کرو گے اور جب تم نیکیاں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تک تم پہنچ سکو گے۔ دعائیں کرنے کا تمہیں موقع ملے گا۔ نمازیں پڑھنے کا تمہیں مزہ آئے گا اور پھر اللہ تعالیٰ کے جو حکم ہیں جو باتیں ان کو سمجھنے کی توفیق ملے گی“۔

(مشعل راہ جلد 5 حصہ 2 صفحہ 180,179 بحوالہ خلفاء احمدیت کی تحریکات اور ان کے شیریں ثمرات)

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں قرآن کریم کی محبت راسخ فرمائے نیز ان تحریکات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

فائقہ بشریٰ

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ
قسط نمبر 1

بدیوں سے بچنے کے مجرب نسخے

''انسان اگر اپنے دل میں خیال رکھے کہ خدا میرے ساتھ ہے چلتے پھرتے پورا خیال رکھے کہ خدا مجھے دیکھتا ہے۔ تو چونکہ یہ امر انسان کی فطرت میں ہے کہ بڑے کے سامنے بدی نہیں کرتا۔ پھر محسن مقتدر خدا کے سامنے کیونکر کرسکتا ہے؟ پس اللہ پر ایمان لانا بدی سے بچاتا ہے۔ اللہ حاکم ہے مربی ہے نیکیوں اور نیکوں کو پیار کرتا ہے بدی اور بدوں سے کچھ تعلق نہیں رکھتا یہ ساری باتیں ایمان میں داخل ہوں تو بدیوں سے بچ جاوے۔ بدیوں کے بچنے کے واسطے ایمان بالآخرۃ بھی ایک مجرب نسخہ ہے اگر انسان یہ کہے کہ میرے ہر فعل کا نتیجہ ضرور ہے نیکی کا بدلہ نیک ملے گا اور بدی کا بدلہ بد تو ضرور بدیوں سے بچتا رہے گا۔''

(ارشادِ نور جلد اوّل صفحہ 67)

دو آسمانی امان

''حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول مجھے بہت ہی پیارا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے دو امان نازل ہوئے تھے ایک تو ان میں سے اٹھ گیا یعنی رسول اللہ ﷺ کا وجود باجود مگر دوسری امان قیامت تک باقی ہے اور وہ استغفار ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (الانفال:34) پس استغفار کرتے رہا کرو کہ پچھلی برائیوں کے بدنتائج سے بچے رہو اور آئندہ بدیوں کے ارتکاب سے۔''

(ارشادِ نور جلد اوّل صفحہ 69)

قصص قرآنی کے بار بار بیان کرنے میں حکمت

''لوگ حیرت اور تعجب ظاہر کرتے ہیں کہ قرآن بار بار قصص کیوں بیان کرتا ہے؟ مگر مجھے ان کے اس اعتراض پر تعجب آتا ہے دنیا میں کوئی مصقلہ ایسا نہیں ہے جو ایک ہی بار صیقل کردے۔ جسمانی غذا بھی ایک بار کھا کر مستغنی نہیں کر دیتی۔ جب یہ نظارہ اپنے جسم میں دیکھتے ہیں پھر روح کے لیے ایسا قانون پاکر ہم کو تعجب کیوں ہو؟ قصص قرآنی میں بہت سے اسرار ہیں منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ انبیاء علیہم السلام کی تمام صفات کے جامع تھے گویا قصص قرآنی آپ کے ہی آنے والے واقعات کا ایک رنگ میں ذکر ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان تمام نبیوں کے ملک فتح کئے ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔''

(ارشادِ نور جلد اوّل صفحہ 71)

کھجور کے درخت کی خصوصیتیں

''میں نے مخالف لوگوں کی کتابوں میں ایک حدیث پڑھی ہے جس نے مجھے بڑے غور کا موقع دیا اور وہ حدیث مجھے بڑی ہی دلچسپ معلوم ہوئی (اگر ہے) اس کا مضمون یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ کھجور کا درخت اس بقیہ مٹی سے بنایا گیا جس سے حضرت آدم علیہ السلام بنائے گئے تھے اور اس لئے وہ مسلمان کی پھوپھی ہے۔ بڑے غور اور فکر کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ فقرہ نبوت کے چشمہ سے ضرور نکلا ہے اور ساتھ ہی مجھے رنج بھی ہوا۔ ایک اور حدیث کا مضمون ہے کہ رسول

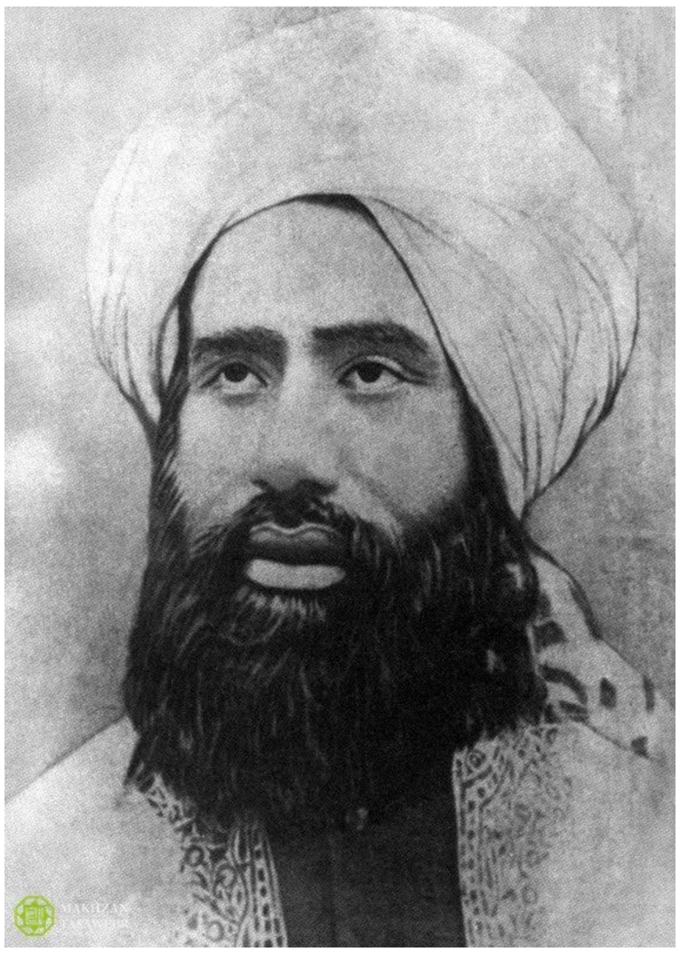

اللہ ﷺ نے اپنی پاک مجلس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پوچھا کہ ایک درخت ہے کہ وہ مومن کی مثال ہے اور پھر آپ ہی فرمایا کہ وہ کھجور ہے۔ اس میں سر کیا تھا؟ کھجور کے درخت میں چند خصوصیتیں ہوتی ہیں۔

(1) کھجور کا پھل روٹی کا قائمقام ہوتا ہے۔ (2) روٹی کے ساتھ سالن کا بھی کام دیتا ہے۔ (3) پھل کا پھل بھی ہے۔ (4) شربت کا کام بھی دیتا ہے۔ (5) اس کے پتے ہوا کے شدید سے شدید جھونکوں سے بھی نہیں گرتے ہیں۔ (6) پھر پتوں کے پنکھے چٹائیاں بنتی ہیں۔ (7) تنے کی رسیاں بنتی ہیں۔ (8) ریشوں سے تکیے بنتے ہیں۔ (9) لکڑی کام آتی ہے۔ (10) کھجور کی گٹھلی سے جانوروں کے لیے عمدہ غذا بنتی ہے۔ (11) شاخوں کے سرے کے درمیان کی گری مقوی ہوتی ہے۔

غرض کھجور ایک ایسا درخت ہے کہ اس کا کوئی حصہ بھی ایسا نہیں جو مفید اور نفع رساں نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درخت کی مثال سے یہ بتلایا ہے کہ مسلمان کو بڑا ہی نفع رساں ہونا چاہئے اور ایسا ثابت قدم اور مستقل مزاج ہو کہ کوئی ابتلا اس پر اثر نہ کر سکے مگر مجھے یہ دیکھ کر سخت رنج ہوا کہ آج مسلمانوں کی یہ حالت نہیں رہی۔''

(ارشادِ نور جلد اوّل صفحہ 72-73)

اعمالِ صالحہ

''اپنے اعمال کو سیدھا کرو۔ یاد رکھو کہ کوئی تمہارا علم، آبرو، دولت، طاقت، کام نہ آوے گی۔ مگر کام آنے والی ایک اور صرف ایک ہی چیز ہے جس کو اعمالِ صالحہ کہتے ہیں۔

اعمالِ صالحہ اپنی ہی تجویز اور خیال پر اعمالِ صالحہ نہیں ہو سکتے جن میں اخلاص ہو اور صواب ہو کیا معنے خدا ہی کے لیے ہوں اور خدا ہی میں ہو کر ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمودہ اور نبی کریم ﷺ کے عمل کے موافق ہوں۔ پس حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا اس سے پہلے اپنا حساب کرلو جبکہ تمہارا حساب کیا جاوے اور وَزِنُوْا قَبْلَ اَنْ تُوَازَنُوْا اس سے پیشتر کہ تم تولے جاؤ خود اپنے آپ کو تولو۔

ہر روز سستی اور گناہوں کے دور کرنے کی کوشش کرو۔ باریک در باریک اعمال پر خوب غور کرو۔ میں سچ کہتا ہوں وہ شخص بڑے ہی گھاٹے میں ہے جس کے دو دن برابر گزرے۔''

(ارشادِ نور جلد اوّل صفحہ 80-81)

دکھ اور تکلیف پہنچنے سے ملنے والی خوشیاں

''حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جب مجھے کوئی دکھ آتا ہے تو مجھے تین خوشیاں ہوتی ہیں اول بڑے دکھ سے بچنا۔ دوم گناہوں کا کفارہ۔ سوم دنیا کی مصیبت ہے نہ دین کی۔ مگر جب مجھے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو مجھے ایک چوتھی راحت بھی ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ دعاؤں کا موقع ملتا ہے اور یہ ایمان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے بعد بہترین راحت دے گا۔''

(ارشادِ نور جلد اوّل صفحہ 81)

روحانی بیماریوں کے علاج کا طریق

قرآن شریف میں دو قسم کے گروہوں کا ذکر ہوا ہے۔ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ اور فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ پس قرآن پڑھو تو یہ ضرور سوچو کہ تم کس فریق میں ہو۔ آدم ہو یا ابلیس، نوح ہو یا قوم نوح، عادی ہو یا ہود، ثمودی ہو یا صالح، موسیٰ ہو یا فرعون، محمد ﷺ ہو یا ابوجہل مشرکانِ مکہ۔ یہ ایک طریق ہے اپنی روحانی بیماریوں کے علاج کا اور میں نے اس طرز پر اپنا علاج کر کے فائدہ اٹھایا ہے۔ قرآن شریف پڑھو مگر دستور العمل بنانے کے لئے۔''

(ارشادِ نور جلد اوّل صفحہ 82)

حصول رزق کے گُر

''اول۔ جناب الٰہی میں دعا مانگنا۔ دوم۔ ان قوانین پر کار بند ہونا جو رزق کے متعلق خداوند تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمائے ہیں۔ سوم۔ خدا تعالیٰ کے عطیات وانعامات کا شکر کرنا۔ چہارم۔ متقی بننا۔''

(ارشادِ نور جلد اوّل صفحہ 110)

عبادات کی تین اقسام

''اَلتَّحِيَّاتُ زبانی عبادتیں۔ اَلصَّلَوَاتُ بدنی عبادتیں۔ اَلطَّيِّبَاتُ۔ مالی عبادتیں۔''

(ارشادِ نور جلد اوّل صفحہ 110)

غم سے بچنے کے ذرائع

''غم سے بچنے کے تین بڑے اسباب ہیں۔ اول۔ اس امر کا یقین کر لے کہ جو دکھ اور تکلیف آتی ہے وہ شامتِ اعمال سے آتی ہے اور اس میں الٰہی حکمت ہوتی ہے۔ دوم۔ کسی دکھ کے آنے سے پہلے یعنی ہمیشہ ہی ذکر الٰہی کرتا رہے اور اپنے گناہوں کے برے نتائج سے حفاظت طلب کرتا رہے۔ سوم۔ صادقین اور خدا تعالیٰ کے پیاروں کی صحبت میں رہے۔''

(ارشادِ نور جلد اوّل صفحہ 127)

اشیاءِ عالم کی عمر

''دنیا میں اشیاء اسی وقت تک رہتی ہیں جب تک وہ کسی نہ کسی پہلو سے دنیا کے واسطے مفید ہوتی ہیں۔ جب کوئی ایسا وقت آجاتا ہے کہ وہ کسی طرح بھی مفید نہیں رہتی تو دنیا سے اٹھائی جاتی ہے۔ یہی حال انسان کا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے بھی دنیا کا اکثر یہی حال ہو گیا

تھا۔قرآن شریف فرماتا ہے۔وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ (الرعد:18)۔''

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 128)

گنہگاروں کی اقسام

''اوّل قسم گنہگاروں کی وہ ہے کہ وہ غافل ہوتے ہیں ان کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ وہ گناہ کرتے ہیں۔ دوم گناہ کرتے ہیں مگر بعد میں اضطراب، تضرع، زاری، خوف الٰہی رونا چلّانا ہوتا ہے۔ایسے گنہگار تائب ہوتے ہیں۔ سوم۔گناہ گاروں کی وہ قسم ہے کہ وہ غافل بھی نہیں ہوتے گناہ بھی کرتے ہیں کوئی اضطراب اور گھبراہٹ بھی نہیں ہوتی بلکہ وہ حیلے بناتے ہیں اور بہانہ کرتے ہیں ایسے لوگ محروم ہوتے ہیں۔ پس اپنا مطالعہ کرو۔''

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 129)

تلاوت قرآن کی غرض

''قرآن شریف کی تلاوت کرو مگر عمل کے لیے اور اگر قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی پاؤ جو دوبھر معلوم ہو اور ایسا نظر آوے کہ اس پر عمل نہیں ہوسکتا تو یاد رکھو ایسا خیال سخت خطرناک ہے۔اسی وقت استغفار کرو کیونکہ یہ حالت شیطان کی ہوتی ہے جو قرآن شریف اس کے لئے باعث راحت نہیں ہے۔ پس تم ایک ڈائری بناؤ اور اس میں وہ تمام باتیں جو تم سنو، پڑھو درج کرو اور ان میں غور کرو کہ کیا تمہیں قرآن کریم سے لذّت آتی ہے یا کسی اور کے کلام سے پھر تمہیں پتہ لگ جاوے گا کہ تم کون ہو۔''

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 135-136)

بڑا ہی بد بخت کون ہے؟

''تین قسم کے لوگ بڑے ہی بدقسمت اور بد بخت ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ سے پناہ اور دعا مانگنی چاہئے کہ ان میں داخل ہونے سے بچاوے۔ اول۔وہ شخص بڑا ہی بد بخت ہے جس کو علم ہو اور عمل نہ ہو یہ قرآن شریف کی اصطلاح میں ضال کہلاتا ہے۔
دوم۔وہ شخص بڑا ہی بدقسمت ہے جو اپنے گناہوں اور بدکاریوں کو اچھا سمجھتا ہے۔ زُیِّنَ لَہٗ سُوۡٓءُ عَمَلِہٖ (محمد:15)
سوم جو گری ہوئی خواہشوں کا متبع ہو۔ اِتَّبَعُوۡۤا اَہۡوَآءَہُمۡ (محمد:15)''

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 143)

اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے امور

''اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے امور کا نام قرآن شریف میں لَھۡوٌ ہے۔ پس مومن کا کام یہ ہے کہ جس کام سے، جن مکانات سے، جس لباس سے، جس خوراک سے، جس مجلس میں بیٹھنے سے انسان کو اللہ تعالیٰ سے غفلت پیدا ہو اس سے ہجرت کرے اور یہی اس کا علاج ہے۔''

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 145)

کسی کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھو

کسی کی حالت بد کو دیکھ کر اس کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھو بلکہ دعا کرو کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ عَافَانِیۡ مِمَّا ابۡتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیۡ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقَ تَفۡضِیۡلًا (شعب الایمان بیہقی الثالث و الثلاثون من شعب الایمان وھوباب فی تعدید نعم اللہ عزوجل) ورنہ یاد رکھو کہ انسان نہیں مرتا جب تک اس مصیبت میں خود مبتلا نہ ہولے۔

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 146)

گناہ

''گناہ سے مراد ہروہ امر ہے جو عام مجالس میں کرتے ہوئے مضائقہ کیا جاوے جو کام لوگوں کی نظر سے پوشیدہ کر کے کیا جاوے اور پھر ان کے سامنے کرنے سے کنارہ کشی کرنی پڑے۔''

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 147)

غیبت اور غیبت کنندہ

''اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ (الحجرات:13) غیبت کرنے والے کو قرآن شریف نے اپنے بھائی کا گوشت کھانے والا قرار دیا ہے اور یہ امر واقعات سے ظاہر ہے کیونکہ جس شخص کی غیبت کی جاوے جب اس کو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں شخص نے اس کی غیبت کی اور اس کی برائی بیان کی تو اسے رنج ہوتا ہے اور سخت صدمہ پہنچتا ہے۔اس رنج اور صدمہ سے انسان کا خون اور گوشت کم ہو جاتا ہے اس طرح پر وہ کمی اس غیبت کنندہ کی وجہ سے ہوئی۔ پس وہ گوشت جو کم ہوا وہ گویا اس غیبت کرنے والے نے کھایا ہے۔اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا کہ تم کسی کی غیبت نہ کرو۔غیبت کے معنے ہیں ایسی بات جو اگر کسی کے سامنے کی جاوے تو کہنے والا رُکے اور شرم کرے۔''

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 147)

مومن کا ہوشیار ہونا ضروری ہے

''مومن کے کئی کان ہونے چاہییں یعنی اس کو بڑا ہوشیار اور چوکنا ہونا ضروری ہے غفلت مومن کا کام نہیں۔تم اندازہ کرو کہ کس قدر مستعدی اور ہوشیاری سے کام لیتے ہو۔''

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 149)

ذکر الٰہی کے فوائد

''ذکر الٰہی سے قویٰ مضبوط ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ بوڑھے جوان ہو جاتے ہیں اور اس امر کا ثبوت قرآن شریف ہی سے ملتا ہے حضرت زکریاؑ نے اپنی کمزوری کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا علاج یہی بتایا کہ تم ذکر الٰہی کرو اور تین روز تک کسی سے کلام نہ کرو چنانچہ انہوں نے اس پر عمل کیا اور خدا نے جیتی جاگتی اولاد عطا فرمائی۔''

حدیث شریف میں ذکر ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادمہ مانگی آپ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبۡحَانَ اللّٰہِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔اور اَللّٰہُ اَکۡبَرُ پڑھ لیا کرو اور سوتی دفعہ بھی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ ضرورت محسوس نہ ہوئی۔

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 153)

تضرع کیا ہے

''جبکہ خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم تضرع کرو اس لئے اس امر کا سمجھنا بھی ضروری ہے کہ خود تضرع کیا شے ہے؟ اس کے معنے یہ ہیں آہ و زاری اور نالہ و بکا کر کے کسی کو اپنے پر مہربان بنا لینا یا اسے راضی کر کے مورد انعام بن جانا یا اس کے عذاب سے محفوظ رہنا۔ جب انسان کسی کے آگے زاری کرتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ میری گزشتہ خطائیں معاف کی جاویں وہ آئندہ ایسا نہ کرے گا بلکہ حالت میں تغیر کر کے آقا کی رضامندی کا طالب ہو گا۔ پس خدا تعالیٰ جو تم سے زاری چاہتا ہے اس کے بھی یہی معنے ہیں کہ تم اپنی حالتوں کو بدلو اور وہ بات اختیار کرو جس سے وہ راضی ہوتا ہے گویا دوسرے الفاظ میں سچی توبہ کے مفہوم کا نام تضرع ہے۔''

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 192)

قرب الٰہی کے لیے نہایت ضرورت ہے

1۔اتباع نبی کریمؐ کی جاوے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ (آل عمران:33)

2۔کبر اور کسل سے کلی اجتناب۔ عِنۡدَ رَبِّکَ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِہٖ (الاعراف: 207)

3۔استغفار و استقلال کے ساتھ درود شریف

اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا (ھود:4)

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا (حٰمٓ السجدة:31)

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (الاحزاب:57)

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 343)

کامیابی کا راز

''مخدومنا حضرت حکیم الامت فرمایا کرتے ہیں کہ کسی امر کے حصول کی کوشش کے وقت خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی، امور ذیل کا خیال رکھنا کامیابی کی کلید ہے۔

(1)اور خیالات سے خالی الذہن ہو کر اسی کام میں مستغرق ہو جانا۔

(2)خاص نشاط اور خوشی سے اس کام کو دلی شوق سے کرنا۔

(3)اس کام کے کرنے میں کسی قسم کی کوئی روک باقی نہ رہنے دینا رکاوٹوں کا دور کر لینا گویا تیرتا ہوا جا رہا ہے۔

(4)دل میں اپنے ساتھیوں سے سبقت لے جانے کے خیال بھی موجزن ہونا۔

(5)پھر ایسی سعی بلیغ ہو کہ خود موجد بن جاوے اور ایسا غور و خوض ہو اور ایسی تدابیر سوچتا ہے کہ اس کام میں نئی ایجادیں کر لے۔

ان پانچوں اصول کو قرآن کریم نے عبارت ذیل میں بیان فرمایا ہے۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرۡقًا۔ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشۡطًا۔ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبۡحًا۔ فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا۔ فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا۔ (النّٰزعٰت:2تا6)

فرمایا کہ اس طرز ادا میں ایک عجیب نقطہ یہ بھی ہے کہ اول تین طرزوں پر لفظ واؤ آیا ہے اور بعد کی دو طرزوں پر لفظ فا آیا ہے۔اس کا یہ مطلب ہے کہ پہلی تین طرزوں پر انسان جب خود کوشش اور سچی سعی کر کے کار بند ہو جاتا ہے تو آخری دونوں باتیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام جو نتیجہ ہوتا ہے پہلی کوشش کا عطاء کر دی جاتی ہیں اور یہ دونوں بطور انعام انسان کو خود بخود حاصل ہو جاتی ہیں۔''

(ارشادتِ نور جلد اوّل صفحہ 354-355)

مزدوری نہ دینے والے ایک امیر شخص کا واقعہ

مجھے ایک شخص کا حال معلوم ہے کہ وہ بہت ہی بڑا آدمی تھا، کروڑوں کا مالک تھا۔ایک شخص اونٹوں والا میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ ہماری سپارش کر دیں کہ ہمیں ہماری مزدوری مل جاوے۔ پانچ سو اونٹ کی مزدوری باقی ہے۔میں نے کہا کہ سپارش کی کیا ضرورت آخر بات کیا ہے تو اس نے کہا کہ وہ شخص کہتا ہے کہ پانسو اونٹ چونہ کا بوجھ میرے مکان پر لے جاؤ جب مزدوری دوں گا۔ ورنہ نہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ تمہارا حرج ہی کیا ہے لے جاؤ۔ آخر تم نے وہیں جانا ہے خالی بھی تو جاؤ گے۔ اس کا کام ہی کر دو۔ اس شخص نے کہا کہ آپ بجائے اس کے کہ ہماری سپارش کرتے آپ نے الٹا ہمیں اس طرح سے کہا۔ اس سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ میں نے کہا کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آیا وہ شخص اس طرح سے رشوت لے لے کر مکان بنوا کر اس میں رہتا بھی ہے یا کہ نہیں۔ پھر اس شخص نے مجھے بتایا کہ اینٹ میں سے اینٹ اور پتھر میں سے پتھر اور لکڑی میں سے لکڑی سب کچھ اس شخص نے چرایا ہے اور مکان کا مصالح جمع کیا ہے۔ خدا کی قدرت وہ اونٹ والے بوجھ تو لے گئے مگر شان ایزدی کہ اس شخص کو وہ مکان دیکھنا تک بھی نصیب نہیں ہوا اور جان نکل گئی شنید نہیں بلکہ دیدہ ہے۔ خیرات اور صدقہ کا رواج ہوتا ہے مگر اس

بقیہ صفحہ 12 پر

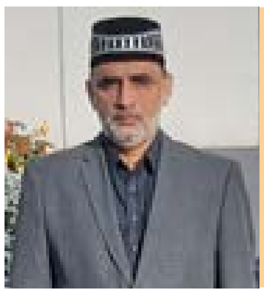

رپورٹ: لئیق احمد مشتاق۔ مبلغ سلسلہ سُرینام، جنوبی امریکہ

جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد

دنیا بھر میں مسلمان ربیع الاول کے مہینے میں آقائے دو جہاں وجہ تخلیق کائنات فخر موجودات ﷺ کا یوم ولادت مختلف طریق سے مناتے ہیں۔مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے اکناف عالم میں پھیلی ہوئی مسیح محمدی کی جماعت ربیع الاوّل کے مہینے میں خصوصی طور پر ہر طرح کی بدعت سے پاک ''سیرت النبی ﷺ'' کے جلسے منعقد کرتی ہے اور عمومی طور پر یہ سلسلہ سارا سال جاری رہتا ہے۔

جماعت احمدیہ سُرینام کو بھی مؤرخہ 28اکتوبر کو بذریعہ زوم جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔تلاوت قرآن مجید اور ترجمے کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا گیا۔محترم شمیر علی صاحب نے ''عورتوں کے حقوق'' کے حوالے سے محسن انسانیت ﷺ کے ارشادات پیش کئے۔ خاکسار نے ''والدین کے حقوق'' کے حوالے سے احادیث رسول ﷺ پیش کیں۔ بعد ازں خاکسار نے ممبران کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کے جواب دئے،اور اختتامی دعا کروائی۔ اس پروگرام میں 65 افراد جماعت شامل ہوئے۔

تعلیمی ایوارڈز

ہر سال جلسہ سالانہ سُرینام کے موقعہ پر تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو ایوارڈ دیئے جاتے ہیں۔مگر کرونا کی چوتھی شدید لہر کی وجہ سے امسال بھی جلسہ سالانہ کا انعقاد ممکن نہیں ہوسکا۔ اس لئے معیار پر پورے اترنے والے دس طلباء و طالبات اور ان کے والدین کو مؤرخہ 30اکتوبر کو مسجد ناصر میں مدعو کیا گیا۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔محترم صدر صاحب اور خاکسار نے باری باری علم حاصل کرنے اور سیکھنے سکھانے کے حوالے سے احکام خداوندی اور احادیث رسول ﷺ پیش کیں۔

بعد ازاں صدر صاحبہ لجنہ نے 4 طالبات اور خاکسار نے 6 طلباء کو اعزازی سرٹیفیکیٹ،نقد انعام اور پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ اس کے بعد چار طلباء نے کرونا کی وجہ سے تعلیمی میدان میں پیش آنے والی مشکلات، آن لائن کلاسز اور ان سے استفادے کے طریق پر مختصراً اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اختتامی دعا کے بعد شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں 30افراد جماعت شامل ہوئے۔

یکم نومبر کو مقامی روزنامہ ''داخ بلاد سُرینام''(Dagblad SURINAME) نے اپنے مرکزی رنگین صفحے پر تصویر کے ساتھ اس تقریب کی خبر شائع کی،اور جماعت کے اس اقدام کو سراہا کہ جماعت احمدیہ نے ان حالات میں بھی طلباء کو ایوارڈ دے کر ان کا حوصلہ بڑھایا،اور تعلیمی میدان میں ترقی کرنے کا جذبہ پیدا کیا۔

قارئین الفضل آن لائن سے جماعت سُرینام کے نفوس و اموال میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

کو نثار کرنے کو تیار ہوں اور ہر ایک ذلت کو قبول کروں گا۔ تو مجھ پر رحم فرما۔ تھوڑے ہی عرصے میں میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ بوقتِ صبح قریباً چار بجے پچیس دسمبر 1893ء بروز سوموار جناب سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ تفصیل اس خواب کی یہ ہے کہ خاکسار موضع بیرمی میں نماز عصر کا وضو کر رہا تھا (یہ خواب کی تفصیل بتا رہے ہیں)۔ کسی نے آکر مجھے کہا کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہوئے ہیں اور اسی ملک میں رہیں گے۔ میں نے کہا کہاں؟ اُس نے کہا یہ خیمہ جات حضور کے ہیں۔ میں جلد نماز ادا کر کے گیا۔ حضور چند اصحاب میں تشریف فرما تھے۔ بعد سلام علیکم مجھے مصافحہ کا شرف بخشا گیا۔ میں باادب بیٹھ گیا۔ حضور، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عربی میں تقریر فرما رہے تھے۔ خاکسار اپنی طاقت کے مواقف سمجھتا تھا اور پھر اردو بولتے تھے۔ فرمایا میں صادق ہوں۔ میری تکذیب نہ کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔ مَیں نے کہا اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ تمام گاؤں مسلمانوں کا تھا مگر کوئی نزدیک نہیں آتا تھا۔ مَیں (خواب میں) حیران تھا کہ خدایا یہ کیا ماجرا ہے۔ آج مسلمانوں کے قربان ہونے کا دن تھا، گویا حضور کا ابتدائی زمانہ تھا، گو مجھے اطلاع دی گئی کہ حضور اسی ملک میں تشریف رکھیں گے مگر حضور نے کوچ کا حکم دیا۔ میں نے رو کر عرض کی کہ حضور جاتے ہیں۔ میں کس طرح مل سکتا ہوں؟ میرے شانہ پر حضور نے اپنا دستِ مبارک رکھ کر فرمایا۔ گھبراؤ نہیں ہم خود تم کو ملیں گے۔ اس خواب کی تفہیم ہوئی کہ حضرت مرزا صاحب رسولِ عربی ہیں۔ مجھے فعلی رنگ میں سمجھایا گیا۔ مَیں نے بیعت کا خط لکھ دیا مگر بتاریخ 23/دسمبر 1898ء بروز منگل قادیان حاضر ہو کر بعد نماز مغرب بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ خدا کے فضل نے مجھے وہ استقامت عطا فرمائی کہ کوئی مصائب مجھے تزلزل میں نہیں ڈال سکے اور یہ سب حضور کی صحبت کا طفیل تھا جو بار بار حاصل ہوئی اور ان ہاتھوں کو حضور کی مٹھیاں بھرنے کا یعنی دبانے کا فخر ہے۔ گو مجھے اعلان ہونے پر رنگا رنگ کے مصائب پہنچے مگر خدا نے مجھے محفوظ ہی نہیں رکھا بلکہ اس نقصان سے بڑھ کر انعام عنایت کئے اور میرے والد اور بھائی اور قریبی رشتہ دار احمدی ہو گئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ لکھتے ہیں کہ اگر طوالت کا خوف نہ ہو تو میں چند واقعات اور تحریر کرتا اور یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ درود تاج احمدی ہونے کے بعد بھی پڑھا کرتا تھا۔ یہ بھی درود کی ایک قسم ہے۔ انہوں نے جو مختلف جو دُرود بنائے ہوئے ہیں۔ میرے استاد مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی میرے بعد احمدی ہو گئے تھے۔ مجھے منع فرماتے تھے کہ شرک ہے۔ مت پڑھا کرو۔ میں نے کہا کہ مسیح موعود سے کہلا دو پھر چھوڑ دوں گا۔ اتفاقاً کسی جلسہ سالانہ پر خاکسار اور مولوی صاحب بھی موجود تھے۔ حضور ہوا خوری کے لئے، سیر کے لئے نکلے، مولوی صاحب نے اس موقع پر عرض کیا کہ حضور! منشی رحمت اللہ صاحب درود تاج پڑھتے ہیں، مَیں نے منع کیا کہ یہ شرک ہے۔ حضور نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا ہے؟ درود تاج پڑھو۔ (مجھے بتاؤ یہ کونسا درود ہے جو تم پڑھتے ہو؟) مَیں نے پڑھ کر سنایا۔ فرمایا اس میں تو شرک نہیں۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ اس میں یہ الفاظ ہیں۔ دَافِعُ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ۔ تو حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کو لوگوں نے سمجھا نہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ حضور کا نام دَافِعُ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ ہے۔ بہت لمبی تقریر فرمائی۔ مولوی صاحب خوش ہو گئے اور فائدہ عام کے لئے تحریر کیا گیا۔

(پھر بعد میں مضمون لکھا)

(رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 3 صفحہ 58 تا 60۔ روایت حضرت رحمت اللہ صاحبؓ)

(خطبہ جمعہ 24/ اگست 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ارشاد حضرت مسیح موعودؑ

کوئی ایسا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا جس کے پاس مہر نبوت محمدیؐ نہ ہو۔ ہمارے مخالف الرائے مسلمانوں نے یہی غلطی کھائی ہے کہ وہ ختم نبوت کی مہر کو توڑ کر اسرائیلی نبی کو آسمان سے اُتارتے ہیں۔ اور میں یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور آپ کی ابدی نبوت کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے کہ تیرہ سو سال کے بعد بھی آپؐ ہی کی تربیت اور تعلیم سے مسیح موعود آپ کی امت میں وہی مہر نبوت لے کر آتا ہے۔ اگر یہ عقیدہ کفر ہے تو پھر میں اس کفر کو عزیز رکھتا ہوں لیکن یہ لوگ جن کی عقلیں تاریک ہوگئی ہیں جن کو نور نبوت سے حصہ نہیں دیا گیا اس کو سمجھ نہیں سکتے۔ اور اس کو کفر قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ وہ بات ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اور آپ کی زندگی کا ثبوت ہوتا ہے۔

(الحکم 10/ جون 1905ء صفحہ 2)

مرزا فرحان احمد بیگ۔ نمائندہ الفضل آن لائن بینن

بینن میں ماڈل ولیج (Model Village) کا افتتاح

جماعتِ احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں انسانیت کو دین حق کی طرف لانے کے ساتھ ساتھ فلاحی کاموں میں بھی نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی بینن میں بینن میں ماڈل ولیج کا افتتاح بھی بنی۔ چنانچہ مورخہ 14 نومبر 2021 بروز اتوار IAAAE کے زیرِ انتظام ماڈل ولیج Gbyekerou کی تقریب افتتاح ہوئی جس میں علاقے کے میئر کے ساتھ ساتھ وہاں کے بادشاہ اور پولیس کے سربراہ نے شرکت کی۔ اسکے ساتھ ساتھ وہاں 400 سے زائد احباب نے شرکت کی۔

اس ماڈل ولیج میں 80 گھروں میں بجلی فراہم کی گئی۔ ہر گھر کو سولر انرجی سے چلنے والے 3 بلب لگائے گئے، موبائل چارج کرنے جیسے کاموں کے لئے ایک ساکٹ بھی لگایا گیا۔ اسکے علاوہ 10 سٹریٹ لائیٹس لگائی گئی۔ پانی کی فراہمی کے لئے بور ہول کرکے موٹر اور بڑی ٹنکی لگائی گئی جس سے 6 مختلف پوائنٹس پر پانی کے نل لگائے گئے ان میں سے ایک کو نیکشن وہاں کے سکول کو بھی دیا گیا۔

افتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قران سے ہوا جس کے بعد معزز مہمان اور میئر صاحب نے جماعت احمدیہ کی انسانی خدمت کی کاوشوں کو سراہا۔ میئر صاحب TCHAOUROU نے کہا کہ ہم احمدیت کی ان خدمات کو عرصہ دراز سے جانتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ احمدیت ہمارے لئے ہے اور ہم انکے لئے ہیں۔ اس گاؤں میں جماعت نے کو انسانیت کی یہ خدمت کی ہے یہ قابل ستائش ہے انہوں نے ان کاوشوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا، IAAAE کی طرف سے آئے ہوئے انجینیئرز اور جماعت کے ہر کارکن تہہ دل سے شکریہ ادا کیا، سب کیلئے محبت کا اظہار اور دعائیہ کلمات کہے۔ چیئر مین IAAAE مکرم اکرم احمدی صاحب نے سب کو بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد انسانیت کی خدمت تھا اور جماعت جو اصل اسلام کا چہرہ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ کے ممالک میں غریب انسانیت کی خدمت کر رہی ہے اور انہوں نے بتایا کہ یہ پراجیکٹ ابھی ختم نہیں ہوئے مستقبل میں کیمونٹی سینٹر اور دیگر پراجیکٹ مستقبل میں مکمل کیے جائیں گے۔ ہومیونٹی فسٹ جرمنی کے چیئر مین مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب نے بھی اپنی تقریر میں کہا COVID-19 کے حالات کے باوجود جماعت کی انسانی خدمات کو جاری رکھنا خلیفہ وقت کی افریقہ سے محبت اور انسانیت سے ہمدردی ہے اور اس گاؤں ہونے والا فیر میڈیکل کیمپ بھی اسی کی ایک کڑی ہے انہوں نے ملک کے صدر اور وزیر صحت کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے موجودہ حالات کے باوجود جماعت کو ان خدمات کے مواقع فراہم کیے۔ اس کے بعد امیر صاحب بینن نے شرکاء کو سارے پراجیکٹ کے بارے میں بریفنگ دی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کا مشن ہر رنگ ونسل کے انسانوں کی خدمت کرنا ہے۔ انسانی خدمات ہیں اور جس اس کے بعد اس ماڈل ولیج کا افتتاح کیا گیا اور بجلی پانی کی سہولیات اس گاؤں کے ہر باسی کیلئے کھول دی گئی جس پر فضا نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی۔

اس تقریت کے بعد میئر آف Tchouraou نے اس سارے پراجیکٹ کا وزٹ کیا اور میڈیکل کیمپ میں شامل ڈاکٹرز کی بھی حوصلہ افزائی کی اور بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ آپ ہمارے لئے بغیر مانگے ان خدمات کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کیمپ میں 350 سے زائد مریضوں نے استفادہ کیا۔ دیگر امراض کے ساتھ دانتوں کے امراض میں لاحق افراد کو مفت ادویات فراہم کی گئیں اسی طرح بچوں کو دانتوں کی صفائی کیلئے ٹریننگ دی گئی اور حاملہ خواتین میں مفت مچھردانیاں تقسیم کی گئیں۔

اس سارے پروگرام کو ملکی سب سے بڑے اخبار La Nation اور نیشنل ٹی وی چینل ORTB اور CANAL 3 نے بھی کوریج دی۔

اپنی ہر تحریر/خط پر نام ضرور لکھا کریں

تبصرہ نگاروں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ہر تحریر/خط/تبصرہ کے نیچے اپنا نام مع مقام اور تاریخ ضرور لکھا کریں۔ تبصرہ نگار واٹس ایپ پر میسج کر کے سمجھتے ہیں کہ چونکہ ایڈیٹر کے پاس میرا نمبر Save ہے اس لئے نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن آپ کا میسج جب ترتیب پانے کے لئے یا اخبار کا حصہ بننے کے لئے ٹیم کے پاس جاتا ہے تو وہ بغیر نام کے ہوتا ہے۔

جب ہم چھوٹے تھے تو اسکولز میں جب خط لکھنا سکھایا جاتا تھا تو استاد بار بار اوپر ایڈریس، تاریخ لکھنے اور نیچے اپنا نام اور ایڈریس لکھنے کی تلقین ان الفاظ میں کیا کرتے تھے کہ ’’یہ دو نمبرز مفت کے ہیں‘‘ اسے لکھنا نہ چھوڑیں۔ لہٰذا تمام قارئین بالخصوص تبصرہ نگاروں سے اس طریق کو اپنانے کی درخواست ہے۔

(ابو سعید)

نماز جنازہ حاضر و غائب

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے

مؤرخہ 27نومبر 2021ء بروزہفتہ دوپہر 12 بجے اسلام آباد، ٹلفورڈ میں درج ذیل نماز جنازہ پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمد اقبال خان صاحب (حلقہ مسجد فضل لندن)

21 نومبر 2021 کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم کے دادا مکرم محمود خان صاحب کو حضرت مُصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق ملی۔مرحوم کے والد اور والدہ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔1974 میں معاندین احمدیت نے فیصل آباد میں آپ کے کلینک کو آگ لگا دی تھی جس کے بعد آپ ربوہ شفٹ ہو گئے۔پھر کچھ عرصہ لیبیا میں رہے جہاں نائب صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔بعد ازاں ربوہ قیام کے دوران بھی بطور صدر محلہ ناصر آباد خدمت بجالاتے رہے۔2012ء میں یوکے آ گئے اور مسجد فضل کے حلقہ میں بطور سیکریٹری تربیت اور سیکرٹری تعلیم القرآن خدمت کی توفیق پائی۔تبلیغ کا بُہت شوق تھا۔تمام نمازیں مسجد فضل میں باجماعت ادا کیا کرتے تھے۔چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔قُرآن کریم کی تلاوت بھی باقاعدگی سے کرتے تھے۔بہت دیندار، صوم وصلوۃ کے پابند، خوش گفتار اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرمہ رضیہ بٹ صاحبہ (کینیڈا)

15نومبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ نے گھر کو چلانے اور اولاد کی پرورش کے لئے ساری زندگی بہت محنت کے ساتھ بسر کی۔صوم وصلوۃ کی پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ایک باہمت اور نیک خاتون تھیں۔آپ مکرم ناصر محمود بٹ صاحب (مربی سلسلہ کینیڈا) کی والدہ اور مکرم باسل رضا بٹ صاحب (مربی سلسلہ ایم ٹی اے کینیڈا) کی دادی تھیں۔

2- مکرم کامران مبارک صاحب

25 ستمبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم پیدائشی احمدی اور ایک اچھی طبیعت کے مالک مخلص انسان تھے۔پسماندگان میں والدہ کے علاوہ دو بہنیں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

ادارہ الفضل کی طرف سے پسماندگان تعزیت قبول فرمائیں۔

اعلان ولادت

- مکرم ظہیر احمد طاہر۔نائب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی یہ اعلان بھجواتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ فریدہ طاہر اور داماد عزیزم خرم اخلاق کو مورخہ 5/نومبر 2021ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔الحمدللہ علیٰ ذالك۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام شمّاس احمد تجویز فرمایا ہے۔عزیزم شماس (سورج کی طرح روشن چہرے والا) تحریک وقف نو میں شامل ہے۔نومولود مکرم اجمل اخلاق (مرحوم) آف جھنگ کا پوتا اور مکرم نذیر احمد خادم (مرحوم) کا پڑنواسہ ہے۔قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین نیز والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔آمین

(ادارہ الفضل کی طرف سے مبارکباد قبول ہو)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

مبارک احمد منیر۔نمائندہ الفضل برکینا فاسو

مدرسہ بزبان فُلفلدے برکینا فاسو

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ اور ہر سال ہزاروں اقوام اس چشمہ سے پانی پیتی ہیں۔ چنانچہ ان اقوام کی تعلیم و تربیت کے لیے جماعت احمدیہ کی تمام تنظیمیں پروگرام بناتی ہیں۔ تا کہ سچی اسلامی تعلیم ان کو سکھائی جائے۔ اسی سلسلہ میں جماعت احمدیہ برکینا فاسو بھی ہر سال سینکڑوں پروگرام ایسے بناتی ہے جس سے نومبائعین میں احمدیت کی سچی روح پھونکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اس سال ڈوری ریجن میں کئی تربیتی پروگرام منعقد کیے گئے جس میں مدرسہ بزبان فلفلدے بھی شامل ہے۔

برکینا فاسو میں ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کی زبان فلفلدے ہے۔اور ان لوگوں کو فولانی بھی کہا جاتا ہے۔اگرچہ یہ قوم تمام ملک میں پھیلی ہوئی ہے لیکن برکینا فاسو کے شمالی حصہ میں زیادہ تر یہی قوم آباد ہے۔ اس قوم میں ہر سال سینکڑوں کی تعداد میں سعید روحیں احمدیت کی آغوش میں آتی ہیں۔اس قوم کے لوگ زیادہ تر مسلمان ہیں۔ چنانچہ ان کی تعلیم و تربیت کے لیے اس سال تقریباً ایک ماہ کے لیے فلفلدے زبان میں مدرسہ کا انعقاد کیا گیا۔

مدرسہ کے آغاز سے پہلے لقمان فردوس صاحب ریجنل مشنری اور ریجنل قاعد یاترا سلیمان صاحب نے معلمین کے ساتھ میٹنگ کی اور باقاعدہ پروگرام بنایا اور مختلف ذمہ داریاں تقسیم کر لیں۔ یکم اکتوبر 2021ءکو جماعت احمدیہ کے ڈوری مشن میں افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔جس میں صدر صاحب خدام الاحمدیہ کے نمائندہ نے شرکت کی۔

مدرسہ میں مختلف مضامین پڑھائے گئے جن میں قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم ناظرہ،فقہ، کلام،حدیث،تاریخ اسلام و احمدیت وغیرہ شامل تھے۔

ہر جمعرات،جمعہ اور اتوار کی صبح کو نماز تہجد کا انعقاد کیا جاتا رہا۔ نیز عصر کی نماز کے بعد دس وقار عمل کروائے گئے اور کھیلوں کا انعقاد کیا جاتا رہا۔عشاء کی نماز کے بعد سوال و جواب کی مجلس لگائی جاتی رہی۔ مدرسہ کی اختتامی تقریب 26 اکتوبر 2021ء کو انعقاد کی گئی۔ اس مدرسہ میں 12جماعتوں سے 45 خدام واطفال شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام شاملین مدرسہ ایمان و وفا میں بڑھتے چلیں جائیں اور جماعت احمدیہ سے ایک مضبوط تعلق پیدا ہو جائے۔

بقیہ: ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ... صفحہ 7

کو مرتے دم وہ بھی نصیب نہیں ہوا۔ نوکر سے چائے منگائی ہے وہ چائے کی پیالی لے کر آیا دیکھتا کیا ہے کہ وہ مرا پڑا ہے۔ یہ کوئی قصہ کہانی اور ناولوں کی بات نہیں بلکہ واقعہ ہے اور دید کا نہ کہ شنید کا۔ پس عبرت پکڑنی چاہئے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے کہ وہ ہر قسم کی ظلمت کو دور کر کے سچا نور اور ملکہء تمیز عطا کرے۔

(ارشاداتِ نور جلد اوّل صفحہ 371۔ 372)

ظلمت سے بچنے کی دعا ہر روز کرنے کا حکم

پس چاہئے کہ دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تمیز عطا کرے اور ہر ظلمت سے بچاوے۔ بار بار اس قدر لمبے مضامین نہ سنائے جاسکتے ہیں اور نہ ہی آپ لوگوں کو سننے کا موقع ملتا ہے۔ میں آپ لوگوں کو ایک سہل راہ بتاتا ہوں۔ دیکھو ہمارے تمہارے اندر بھی جنّ ہیں۔ اب بڑا حِصّہ عمر کا گزر چکا ہے اور تھوڑا باقی ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ پھر بھی غفلت سر اٹھانے نہیں دیتی۔ پس ان ظلمتوں کے جلانے کے واسطے بڑا پکا اور سچا مواتا (شہاب ثاقب) استغفار، توجہ، لَاحَوْلَ اور اَلْحَمْدُ کی دردمندانہ دُعائیں اور گداز ہو ہو کر درود پڑھنا ہے اور دُعائیں کرنا اور رحمت الٰہی کے نزول کی راہیں تلاش کرتے رہنا چاہئے۔ جو تڑپ اور سچے دل سے دُعائیں کرتا ہے خدا اس کے اندر ایک نور پیدا کر دیتا ہے جو اس کے کل کاروبار میں اس کا راہبر ہوتا ہے۔خواہشات نفسانی کی پیروی سے ظلمت آتی ہے اور وہ تباہ کر دیتی ہے۔ ایک آنکھ کے اندھے کے سامنے عمدہ سے عمدہ ایرانی قالین رکھ دو مگر اس کے خوشنما رنگ اور خوبصورت بیل بوٹے اس کے واسطے کسی کام نہیں۔ اس کے دل کو آنکھ کو ان سے کوئی مسرت نہیں پہنچ سکتی۔ اس طرح جو انسان ظلمت میں گھرا ہوا ہو خواہ کتنی ہی نصیحت کرو، کیسے ہی عمدہ عمدہ پیرایوں میں وعظ کرو مگر اس کے کان پر جوں بھی نہیں چلتی اور کوئی اثر نہیں ہوتا۔ پس خدا سے ہر روز دعا کرو کہ وہ ہر ظلمت سے بچاوے اور نور عطا فرماوے۔

(ارشاداتِ نور جلد اوّل صفحہ 373۔ 374)

اعلان دعا

• مکرم عطاء الرب چیمہ مبلغ انچارج قزاخستان یہ اعلان کرواتے ہیں:

مکرم انتصار احمد آرائیں مبلغ سلسلہ۔ پاولادار قزاخستان کے لئے دعا کی درخواست ہے ، آپ پچھلے ڈیڑھ ماہ سے سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔شدید کمزوری کے باعث چلنے پھرنے میں بہت دقت کا سامنا ہے۔ اللہ تعالیٰ دیار غیر میں خدمت دین کی توفیق پانے والے ان مخلص خادم دین کو جلد اور کامل صحت عطا فرمائے اور بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

پردہ پوشی

کسی کے راز، کسی کی پوشیدہ کمزوری، اور کسی کی خفیہ زندگی کا سراغ لگانے کی کوشش نہ کریں۔ اگر معلوم بھی ہو جائے تو اس کی پردہ پوشی کریں۔ پردہ دری نہ کریں۔ دوسروں کے درد و کرب کا اندازہ کریں۔اگر آپ کی مخفی کمزوری کی شہرت ہو جائے تو آپ پر کیا گزرے گی۔ اس لیے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کسی انسان کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔جس معاشرے میں ایک دوسرے کی پردہ پوشی کی جاتی ہے وہ معاشرہ روبہ ترقی ہے اور جس معاشرے میں ایک دوسرے کی عیب جوئی اور پردہ دری عادت بن گئی ہو وہ روبہ زوال معاشرہ ہے۔

مرسلہ: محمد عمر تیاپوری، انڈیا

طلوع وغروب آفتاب

08 دسمبر 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:25	17:39
مدینہ منورہ	05:30	17:34
قادیان	05:49	17:24
ربوہ	05:29	17:04
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:24	15:56